4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں مضبوط نمو کے ساتھ سودی ادائیگیوں میں کمی سے ملک کی مالیاتی پوزیشن کو مضبوط بنانے میں مدد ملی۔ مالیاتی خسارہ سکڑ کر جی ڈی پی کے **0.8** فیصد پر آ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں**1.0**فیصد تھا۔ غیر سودی اخراجات میں اضافے کے باوجود بنیادی توازن میں بھی فاضل درج کیا گیا، اگرچہ یہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم تھا۔ کووڈ ویکسین کی خریداری کے لیے گرانٹس پر اضافی اخراجات اور بجلی پر زر اعانت اور ترقیاتی مصارف کے نتیجے میں غیر سودی اخراجات میں بھاری اضافہ ہو گیا۔ ان اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش وفاقی اور صوبائی دونوں سطح پر بلند ٹیکس وصولیوں سے مہیا ہوئی۔ خصوصاً، مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا، جس نے غیر ٹیکس محصولات میں کمی کی تلافی کر دی۔ گذشتہ برس کم شرح سود کے ساتھ جی20 کی قرضہ سروس معطلی اقدام کے تحت ریلیف کی فراہمی سے سودی ادائیگیاں کم ہو گئیں۔ قرضوں کی کم ضروریات کے باوجود سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضے کے بڑھنے کی رفتار بڑھ گئی، جس کا اہم سبب ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں ہونے والے باز قدر پیمائی نقصانات تھے۔ مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں**1.0**ارب ڈالر مالیت کے یورو بانڈز کے اجرا اور کثیر فریقی ایجنسیوں سے رقوم کی وصولی نے بیرونی قرضوں میں اضافہ کر دیا۔ ملکی قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا جو پورا قلیل مدتی تمسکات کی بدولت ممکن ہو سکا۔

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ سکڑ کر جی ڈی پی کے 0.8 فیصد پر آ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد تھا (**شکل 4.1الف**)۔ اس بہتری میں اہم کردار سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی کی بحالی سے ممکن ہوا، جس نے غیر سودی اخراجات کی تیزی سے بحالی کی تلافی کر دی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں بھی قابل ذکر کمی ہوئی، جبکہ گذشتہ چار برسوں کے دوران اس میں مسلسل اضافہ ہوا تھا۔ مزید بر آں، سہ ماہی کے دوران276.9ارب روپے کے صوبائی فاضل نے مالیاتی نتائج کو مزید تقویت دی۔

مالی سال 22ء کے بجٹ کا جھکاؤ نمایاں طور پر معاشی نمو کی طرف تھا، جس کی عکاسی سال کے دوران ترقیاتی اخراجات میں29.6فیصد کے صحت مند اضافے سے ہوتی

شکل 4.1الف: سہ 1 کے دوران مالیاتی خسارہ

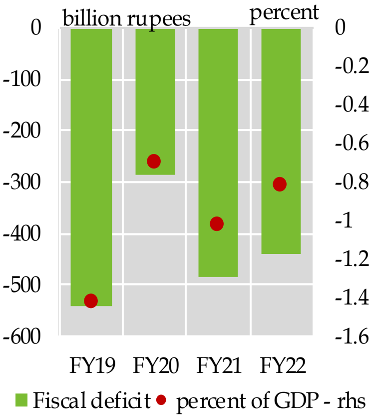

شکل 4.1ب: بنیادی توازن (سہ 1)

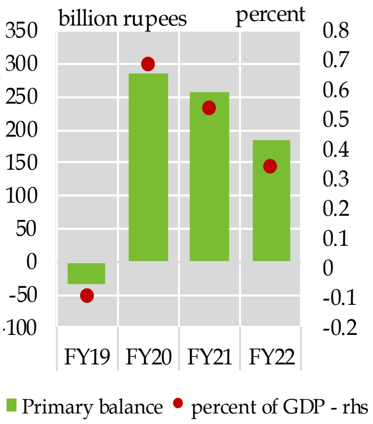

شکل 4.1ج: محاصل کا توازن (سہ 1)

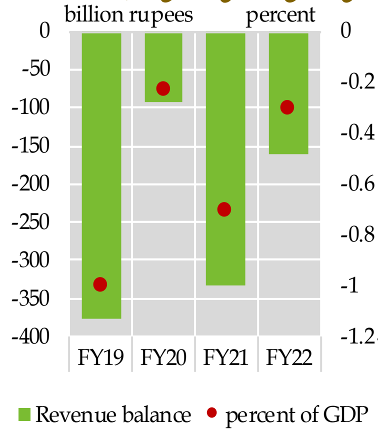

Source: Ministry of Finance

ہے۔علاوہ ازیں، جاری اخراجات میں بھی اضافے کی منصوبہ بندی کی گئی تاکہ ان اخراجات کو پورا کیا جاسکے: سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان کے تحت بجلی کے شعبے کے گردشی قرضے کا جزوی تصفیہ، حکومتی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافہ، کووڈ ویکسینوں کی خریداری اور سودی ادائیگیوں کی پائیدار سطح کا حصول۔ یہ اخراجات پورے کرنے کے لیے پہلے سے مضبوط محصولاتی کارکردگی کو ہدف بنایا گیا تاکہ مالی سال22ء میں مالیاتی خسارے کو قابو میں رکھا جاسکے۔

بجٹ کے ان تخمینوں کے مطابق مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر ٹیکسوں کی بہتر وصولی میں ٹیکس محصولات میں36.6فیصد اضافے نے اہم کردار ادا کیا(**جدول4.1**)۔مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں38.3فیصد کا بھاری اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ4.8فیصد تھا۔ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں ہونے والا تقریباً دو تہائی اضافہ درآمدات سے ہوا، جسے ان کے بلند حجم اور بین الاقوامی اجناس کی زیادہ قیمتوں سے تقویت ملی۔ مزید برآں، معاشی سرگرمی میں توسیع، کارپوریٹ انکم ٹیکس استثنا کا خاتمہ، قیمتوں کی ملکی سطح میں اضافہ، ٹیکسوں کے انتظام کی کوششوں اور کچھ میزانی اقدامات نے بھی ایف بی آر کے بلند ٹیکسوں میں کردار ادا کیا۔ دوسری جانب، مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی سے وصولی میں نمایاں کمی کے سبب نان ٹیکس محاصل کم ہوگئے۔اس کمی سے حکومت کی جانب سے تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے حالات میں پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی میں خاصی کمی کے حکومتی فیصلے کی عکاسی ہوتی ہے۔[1]

ٹیکس محصولات میں اضافے نے غیر سودی اخراجات میں مضبوط توسیع کی تلافی میں کلیدی کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی فاضل جی ڈی پی کے0.3فیصد پر آ گیا(**شکل4.2**)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ مسلسل تیسرا برس تھا، جس میں پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی توازن فاضل رہا ہے (**شکل 4.1ب**)۔ تاہم، غیر سودی اخراجات کی مضبوط بحالی نے فاضل کی سطح کو گذشتہ برس کی سطح پر رکھا۔ اسی طرح، اس مدت میں بلند ٹیکس وصولیوں اور کم سودی ادائیگیوں کی بدولت محصولاتی توازن میں بھی معمولی بہتری دیکھی گئی، جس نے جاری اخراجات میں مجموعی اضافے کو محدود رکھا(**شکل4.1ج**)۔

جیسا کہ بجٹ میں دیا گیا ہے کہ ترقیاتی اخراجات پر اضافی مصارف، کووڈ ویکسینوں کی خریداری کے لیے گرانٹس اور بجلی کے شعبے کی زر اعانت سے مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر سودی اخراجات کی نمو بڑھ کر33.0فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں1.5فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ تاہم، مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں16.1فیصد کی نمایاں کمی ہوئی جبکہ اس مدت میں مجموعی اخراجات میں اضافہ ہوا تھا۔ یہ سہولت مالی سال21ء کے دوران کم شرح سود کے سبب قرض گیری کی لاگت میں کمی کے باعث ممکن ہوئی۔ مزید برآں، بیرونی قرض پر سودی ادائیگی بھی کم ہوگئی، جس سے قرضہ سروس معطلی اقدام(ڈی ایس ایس آئی) کے تحت قرض میں ریلیف کے ساتھ ساتھ عالمی نشانیہ شرح سود(جیسے لائبور) کی کم سطح کی عکاسی ہوتی ہے۔ سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ رقوم کی آمد کی دستیابی میں اضافے کے ساتھ خسارے کی مالکاری کی ضروریات کو بیرونی ذرائع سے پورا کیا گیا۔

شکل4.2: سہ1 کے دوران محاصل اور اخراجات میں نمو کا تجزیہ

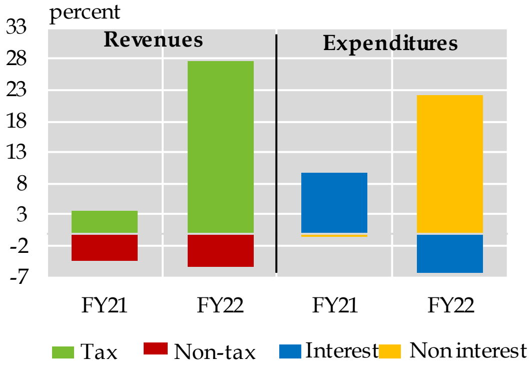

Source: Ministry of Finance

کم مالیاتی خسارے کے سبب مجموعی قرض گاری کی ضروریات میں کمی کے باوجود مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے

[1] اسی طرح سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت پر جی ایس ٹی کے نرخوں میں بھی کمی کر دی گئی۔

جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اظہاریے

ارب روپے، نمو فیصد میں

	پہلی سہ ماہی			پہلی سہ ماہی میں نمو (سال بسال)	
	م س 20ء	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء
1۔ مجموعی محاصل (الف+ب)	**1,489.1**	**1,478.7**	**1,808.5**	**-0.7**	**22.3**
(الف) ٹیکس محاصل	1,142.9	1,122.4	1,532.8	-1.8	36.6
وفاقی	964.4	1,010.6	1,398.0	4.8	38.3
صوبائی	104.5	111.8	134.8	7.0	20.6
(ب) غیر ٹیکس	420.2	356.3	275.7	-15.2	-22.6
وفاقی	389.3	336.3	241.5	-13.6	-28.2
صوبائی	30.9	20.0	34.2	-35.3	71.0
2۔ مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)	**1,775.1**	**1,963.1**	**2,247.0**	**10.6**	**14.5**
(الف) جاری اخراجات	1,582.2	1,812.6	1,968.2	14.6	8.6
جس میں: مارک اپ ادائیگیاں	571.7	742.1	622.7	29.8	-16.1
غیر مارک اپ اخراجات	1,010.5	1,070.5	1,345.4	5.9	25.7
دفاع	242.6	224.5	261.7	-7.5	16.6
(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری	147.2	215.2	264.7	46.2	23.0
(ج) شماریاتی فرق	45.7	(64.7)	14.2	-241.5	-121.9
3۔ مجموعی بجٹ توازن	**(286.0)**	**(484.3)**	**(438.5)**	**69.3**	**-9.5**
جی ڈی پی کا فیصد	*(0.7)*	*(1.0)*	*(0.8)*		
4۔ بنیادی توازن	**285.7**	**257.7**	**184.2**	**-9.8**	**-28.5**
جی ڈی پی کا فیصد	*0.7*	*0.5*	*0.3*		
5۔ محصولاتی توازن	**(93.1)**	**(333.9)**	**(159.7)**	**258.6**	**-52.2**
جی ڈی پی کا فیصد	(0.2)	(0.7)	(0.3)		
6۔ مالکاری (الف+ب)	**286.0**	**484.3**	**438.5**	**69.3**	**-9.5**
(الف) بیرونی (خالص)	166.5	161.4	466.1	-3.1	188.9
(ب) ملکی (خالص)	119.5	323.0	(27.6)	170.2	-108.6
غیر بینک	242.5	92.1	108.0	-62.0	17.3
بینک	(123.0)	230.8	(135.7)	-287.7	-158.8

ماخذ: وزارت خزانہ

بیرونی قرضوں پر باز قدر پیمائی نقصانات سرکاری قرضوں کے حجم میں اضافے کا سبب بنے۔ سرکاری قرضوں میں مزید اضافے میں سے بیشتر بیرونی ذرائع (اے ڈی بی اور آئی ڈی بی)، خصوصاً یورو بانڈز اور کثیر فریقی رقوم کی آمد پر مشتمل تھا۔ گلوبل اسپیشل ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آرز) مختص کرنے کے تحت بھی مرکزی بینک کے بیرونی واجبات میں آئی ایم ایف سے 2.8ارب ڈالر کی وصولی کے بعد اضافہ ہو گیا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملکی قرضوں میں اضافے کی رفتار سست ہو گئی اور تمام اضافہ قلیل مدتی تمسکات میں دیکھا گیا۔

حکومت نے بنیادی توازن میں فاضل کا تسلسل بر قرار رکھتے ہوئے مالیاتی یکجائی کے حوالے سے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے۔ بنیادی توازن میں فاضل رقم سے حکومت کی سرکاری قرض کی سطح کو مستحکم رکھنے کی صلاحیت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ تاہم قرضوں کی مستحکم سمت حاصل کرنے کے لیے کئی برسوں تک بنیادی فاضل رقم میں بامقصد اور مسلسل اضافے کی ضرورت ہو گی۔ اس کے لیے اخراجات کے فراست پر مبنی انتظام اور ٹیکس اساس میں اضافے کی کوششوں پر مبنی پائیدار پالیسی کوششیں درکار ہیں۔

4.2 محصولات

معاشی نمو کی رفتار کا تسلسل بر قرار رہنے کی توقع کے ساتھ بلند درآمدات اور قیمتوں پر اضافے کے دباؤ کے سبب حکومت نے مالی سال22ء میں محصولات میں بلند شرح نمو کو ہدف بنایا، جس میں بیشتر ٹیکس محصولات سے حاصل ہوا۔ حکومتی تخمینے کے مطابق مالی سال22ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس گذشتہ برس کے نظر ثانی شدہ تخمینوں کے مقابلے میں24.0فیصد شرح نمو سے بڑھ کر5.8ٹریلین روپے تک پہنچ جائیں گے (**جدول4.2**)۔[2] خاص طور پر معاشی سر گرمی میں توسیع اور ٹیکس پالیسی اور انتظامی اقدامات سے توقع ہے کہ مالی سال22ء کے دوران ٹیکس محصولات میں بالترتیب اضافی636ارب روپے اور493ارب روپے کا اضافہ ہو گا۔[3] غیر ٹیکس محاصل کے معاملے میں محصولات کا ہدف38.2فیصد مقرر کیا گیا، جو بیشتر پیٹرولیم لیوی اور پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے منافع پر مبنی تھا۔[4] اصل کارکردگی کے لحاظ سے مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسوں کی وصولی میں22.3فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال21ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ0.7فیصد کم ہوئی تھی۔ اس برس اضافے کا محرک ٹیکس وصولیوں میں36.6فیصد اضافہ تھا، جس نے سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محصولات میں22.6فیصد کمی کی تلافی کر دی۔

ایف بی آر ٹیکس

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کی سہ ماہی وصولی کے ہدف میں25فیصد نمو کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ تاہم، مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی ہدف سے تجاوز کر گئی اور اس میں38.3فیصد ریکارڈ نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس یہ4.8فیصد تھی (**جدول4.3** اور **شکل4.3**)۔ تقریباً، دو تہائی اضافہ درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں ہوا، یعنی درآمدات پر جی ایس ٹی اور کسٹم ڈیوٹی میں اور اس کے محرکات میں بلند درآمدی حجم کے ساتھ ساتھ اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کا رجحان شامل ہیں۔ مزید بر آں، ملکی معاشی سر گرمی میں توسیع (**جدول4.4**)، اجناس کی بلند قیمتوں (توانائی اور غیر

جدول4.2: بجٹ کے اہداف اور اصل وصولی

ارب روپے، نمو فیصد میں

	میزانی اہداف		پہلی سہ ماہی۔ وصولی		پہلی سہ ماہی نمو		پہلی سہ ماہی۔ نمو میں حصہ	
	م س21ء*	م س22ء	م س21ء	س22ء	م س21ء	س22ء	م س21ء	س22ء
ایف بی آر ٹیکس	4,691.0	5,829.0	1,010.6	1,398.0	4.8	38.3	3.1	26.2
بلاواسطہ ٹیکس	1,789.0	2,182.0	363.6	481.4	2.2	32.4	0.5	8.0
بالواسطہ ٹیکس	2,902.0	3,647.0	647.0	916.6	6.3	41.7	2.6	18.2
غیر ٹیکس محاصل	1,704.4	2,080.0	356.3	275.7	-15.2	-22.6	-4.3	-5.5
مجموعی محاصل	**6,395.4**	**7,909.0**	**1,478.7**	**1,808.5**	**-0.7**	**22.3**	**-0.7**	**22.3**

* نظر ثانی شدہ تخمینے

ماخذ: وزارت خزانہ

[2] مالی سال21ء میں اصل وصولی کے لحاظ سے سال بسال بنیادوں پر رواں برس کا ہدف22.4فیصد بلند ہے۔

[3] ماخذ: شواہد پر مبنی محصولاتی پیش گوئی برائے مالی سال22-2021ء، فیڈرل بورڈ آف ریونیو

[4] نظر ثانی شدہ بجٹ کے تخمینے ہدف کے لیے نمو22فیصد مقرر کی گئی۔

شکل4.3: ٹیکس وصولی کے ضمن میں ہدف اور حقیقی وصولی

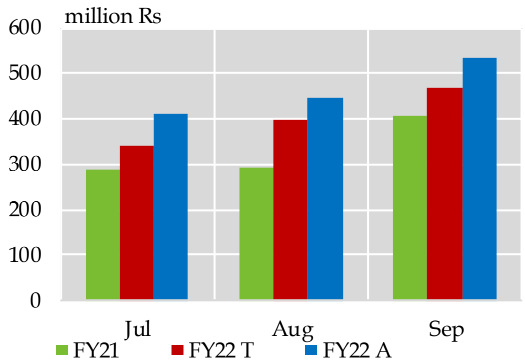

T= Target, A= Actual collections
Source: Federal Board of Revenue

توانائی)، مارچ 2021ء میں اعلان کردہ کارپوریٹ انکم ٹیکس میں چھوٹ،[5] آڈٹ کا طریقہ کار بہتر بنانے کے لیے ٹیکس انتظامیہ کے اقدامات اور وصولی بہتر بنانے (**جدول4.5**) کے لیے کچھ میزانی اقدامات سے ٹیکس وصولی کو مزید تقویت ملی، جس کی عکاسی مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکس اور جی ڈی پی کے تناسب میں قابل ذکر اضافے سے ہوتی ہے (**شکل4.4**)۔

شکل4.4: سہ1 کے لیے ٹیکس اور جی ڈی پی

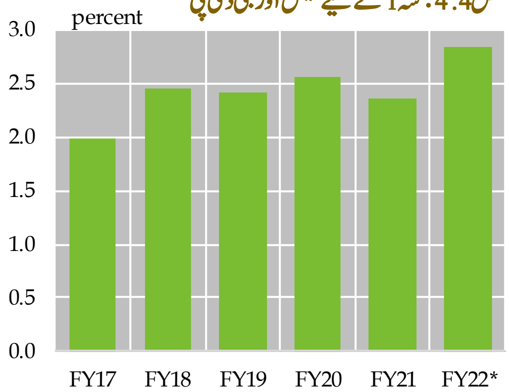

* the ratio for FY22 is based on estimated GDP
Source: Ministry of Finance

درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات میں تیزی سے اضافہ کے باعث درآمدی ٹیکسوں کی وصولی بھی بڑھ گئی۔ خصوصاً، اس مدت میں پیٹرولیم مصنوعات سے وصولی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں اور بڑھتے ہوئے درآمدی حجم کے سبب

جدول4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی

ارب روپے، نمو فیصد میں

	اہداف		پہلی سہ ماہی۔ وصولی		پہلی سہ ماہی۔ نمو		پہلی سہ ماہی۔ نمو میں حصہ	
	م س21ء*	م س22ء	م س21	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21	م س22ء
بلاواسطہ ٹیکس	**1,789.0**	**2,182.0**	**362.7**	**481.4**	**2.0**	**32.7**	**0.7**	**11.8**
بالواسطہ ٹیکس	**2,902.0**	**3,647.0**	**647.6**	**915.0**	**6.4**	**41.3**	**4.0**	**26.5**
کسٹم ڈیوٹی	700.0	785.0	154.2	218.8	-0.9	41.9	-0.1	6.4
سیلز ٹیکس	1,927.0	2,506.0	434.9	625.3	7.7	43.8	3.2	18.8
درآمدات	-	-	235.9	425.4	7.0	80.4	1.6	18.8
ملکی	-	-	199.0	199.9	8.1	0.4	1.5	0.1
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	275.0	356.0	58.4	70.9	18.8	21.4	1.0	1.2
مجموعی ٹیکس	**4,691.0**	**5,829.0**	**1,010.2**	**1,396.4**	**4.8**	**38.2**	**4.8**	**38.2**

* نظر ثانی شدہ

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

[5] ان اصلاحات میں ٹیکسوں میں استثنا اور بعض زمروں پر ٹیکس کی کم شرحوں کا استرداد شامل ہیں۔

دگنی سے زیادہ ہوگئی (**شکل 4.5**)۔ اسی طرح، پی بی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق ملکی طلب کی بحالی کے ساتھ ذاتی کاروں کی درآمدات (مکمل ساختہ اکائیوں اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں دونوں) میں 206.8 فیصد اضافہ ہو گیا جبکہ گذشتہ برس اس میں 25.8 فیصد کمی ہوئی تھی جس کے نتیجے میں ٹیکسوں کی وصولی بڑھ گئی (**جدول 4.6**)۔

جدول 4.4: معاشی اظہاریوں میں نمو

فیصد

	پہلی سہ ماہی-م س 21ء	پہلی سہ ماہی-م س 22ء
پیداوار		
ٹیکسٹائل	2.2	0.8
غذا	13.7	3.4
پیٹرولیم مصنوعات	2.4	4.7
گاڑیاں	-5.9	42.6
مجموعی بڑے پیمانے کی اشیاسازی	**4.5**	**5.1**
سیلز		
بجلی*	1.3	7.9
سیمنٹ**	19.0	3.9
گاڑیاں***	8.7	68.5
پیٹرولیم مصنوعات	10.5	17.9
جلد فروخت ہونے والی اشیا	23.7	21.0

* بجلی کی پیداوار، ** سیمنٹ کی ترسیلات، *** علاوہ تین پہیہ گاڑیاں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی۔

ملکی فروخت پر جی ایس ٹی کی وصولی اپنی سطح پر رہی

ملکی فروخت پر ساری جی ایس ٹی کی وصولی میں تقریباً ایک تہائی حصہ توانائی کے شعبے خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات، برقی توانائی اور تیل کی دریافت کا تھا۔ غیر توانائی شعبے میں چینی، ٹیکسٹائل اور دیگر غذائی مصنوعات کا حصہ قابل ذکر رہا۔[6]

شکل 4.5: جولائی تا ستمبر کے دوران درآمدنی مالیتوں میں نمو (بلحاظِ شعبہ)

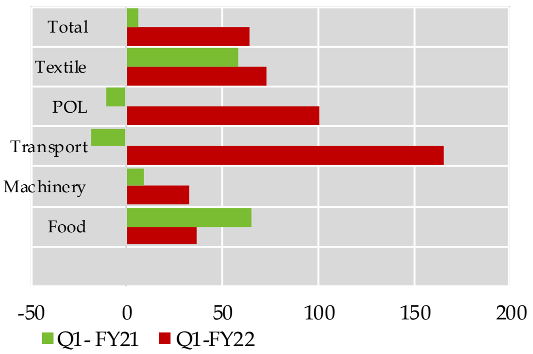

Source: Pakistan Bureau of Statistics

غیر توانائی شعبے میں پیٹرولیم مصنوعات اور جلد فروخت ہونے والی اشیا (ایف ایم جی سی) کی ملکی فروخت میں مضبوط نمو، بجلی کی پیداوار میں صحت مند اضافے اور مختلف اجناس کی ملکی قیمتوں میں اضافے (**شکل 4.6 الف**) کے باوجود مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ایس ٹی کی وصولی میں نمو منجمد رہی۔ اس کا سبب پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کے نرخوں میں خاصی کمی ہے۔

حکومت نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کم کر دیا تاکہ تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کا عام صارفین پر اثر کم کیا جائے (**شکل 4.6 ب**)۔[7، 8] اسی طرح ملک میں بننے والی (1000 سی سی تک) کاروں پر بھی جی ایس ٹی کی شرح گذشتہ سال کی 17 فیصد سے گرا کر 12.5 فیصد کر دی، چنانچہ اس سے بھی محاصل کی وصولی متاثر ہوئی۔

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی میں مستحکم اضافہ ہوا

گاڑیوں اور جوس پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرحوں میں کمی کے باوجود ڈیوٹی کی وصولی میں اضافہ ہوا۔ اس زمرے کے اہم ذیلی اجزا میں مشروبات، سیمنٹ اور سگریٹ شامل ہیں۔ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں قابلِ ذکر اضافے کی وجہ غیر قانونی سگریٹوں کے خلاف اینٹی اسمگلنگ مہم ہے جس کے سبب سگریٹ نوش افراد ملکی

---

[6] مالی سال 21ء میں جی ایس ٹی بڑھانے والے اہم شعبے یہ تھے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس بڑھانے والے شعبوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں۔

[7] ایف بی آر، ایس آر او نمبر 2021/(I)860– بتاریخ 6 جولائی 2021ء

[8] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات پر اوسط جی ایس ٹی 13.4 فیصد رہا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ 17 فیصد تھا۔

جدول4.5:میزانی محصولات کے اقدامات برائے مالی سال22ء

محاصل بڑھانے کے اقدامات	بحالی کے اقدامات
چینی کی قیمت (جس پر سیلز ٹیکس چارج کیا گیا) کو بدل کر اصل مارکیٹ کی شرح پر مقرر کیا گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں قیمت 60روپے فی کلوگرام متعین کی گئی تھی۔	برآمدی سہولت اسکیم کے تحت رجسٹرڈ برآمد کنندگان کے لیے پلانٹ اور مشینری پر صفر درجہ بندی نظام کی فراہمی
پیٹرولیم خام تیل اور پیٹرولیم اور گیس کے شعبے کی مشینری کے صفر درجہ بندی نظام کو واپس لے لیا گیا۔	سرحدی علاقوں کی منڈیوں کے لیے سیلز ٹیکس سے استثنٰی
بجلی کے استعمال پر ٹیکس کی حد کو75,000 روپے سے کم کر کے 25,000 روپے کر دیا گیا (شرح اتنی ہی 7.5 فیصد سطح پر برقرار رہی)	1,000 سی سی تک کی مقامی ساختہ کاروں پر سیلز ٹیکس کو17 سے کم کر12.5 فیصد کرنا۔
آن لائن مارکیٹ کے مقامات کو ہدایت کی گئی کہ وہ ای کامرس کے ذریعے رسد پر2 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس جمع کریں۔	مقامی ساختہ کاروں پر ایف ای ڈی میں 2.5 فیصد کٹوتی۔
اشیائے تعیش پر ریگولیٹری ڈیوٹی کا نفاذ اور گاڑیوں کے پرزوں کی درآمد پر اضافی کسٹم ڈیوٹی عائد کی گئی۔	ٹیلی کام خدمات پر ودہولڈنگ ٹیکس کو8 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کرنا۔
غیر روایتی اجزا پر سیلز ٹیکس استثنٰی کی واپسی (خام اور دھنکی ہوئی کپاس، ایل این جی / آر این جی، سویابین کے بیج)	انٹرنیٹ اور ٹیلی فون خدمات کے استعمال پر ایڈوانس ٹیکس کو12.5 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کرنا۔

ماخذ:وزارت خزانہ

برانڈ استعمال کرنے لگے ہیں۔ مزید برآں، مشروبات کی فروخت بڑھی ہے جس کا اندازہ ملکی پیداوار اور نرخ دونوں میں اضافے سے ہوتا ہے چنانچہ پہلی سہ ماہی مالی سال22ء کے دوران اس سے ہونے والی وصولی بھی مزید بڑھ گئی۔[9]

مسلسل حکومتی کوششوں کے باعث براہِ راست ٹیکسوں میں نمایاں اضافہ ہوا

معاشی سرگرمیوں کی بحالی، انتظامی کوششوں کے تسلسل، اور مارچ 2021ء سے سی آئی ٹی کے استثنٰی کے خاتمے سے پہلی سہ ماہی مالی سال 22ء کے دوران براہِ راست ٹیکسوں میں 32.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ یہ نمو گذشتہ سال 2.2 فیصد رہی تھی۔

شکل4.6 الف: اہم اجناس کی ملکی قیمتوں میں اضافہ

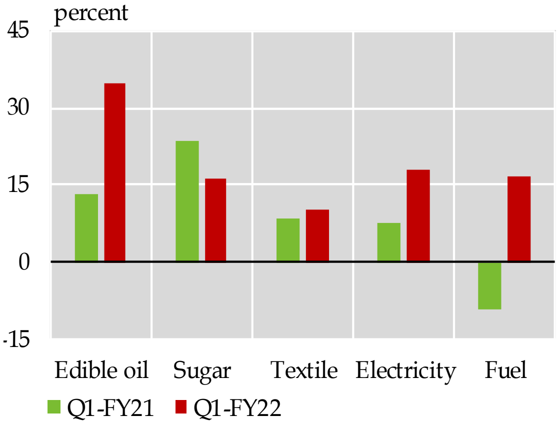

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل4.6 ب: پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں نمو اور جی ایس ٹی کی شرحیں

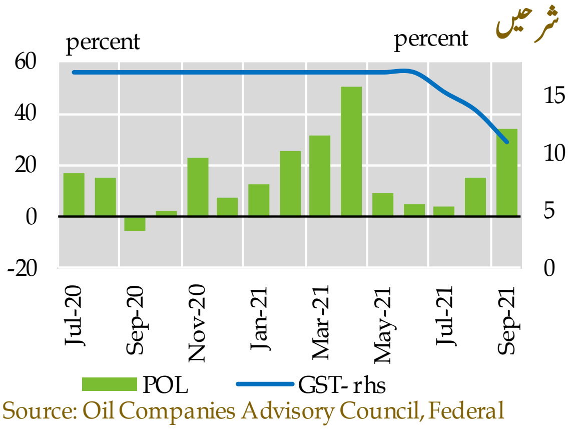

Source: Oil Companies Advisory Council, Federal Board of Revenue

[9] مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مشروبات کی پیداوار میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس زمرے کی قیمتیں بھی اس عرصے میں 3.9 فیصد بڑھی۔

جدول4.6:اہم درآمدات سے متعلق ٹیکس(جولائی تا ستمبر)

ارب روپے،نمو فیصد میں

	م س21ء	م س22ء	نمو
سیلز ٹیکس	**235.9**	**425.4**	**80.4**
پیٹرولیم مصنوعات	52.2	137.0	162.5
لوہا اور فولاد	23.1	31.6	36.9
حیوانی یا نباتی چربیاں اور تیل	16.2	26.1	60.7
ریلوے اور ٹرام وے کے علاوہ گاڑیاں	10.3	32.3	213.1
کسٹم ڈیوٹی	**154.2**	**218.8**	**41.9**
پیٹرولیم مصنوعات	18.7	50.1	167.6
ریلوے اور ٹرام وے کے علاوہ گاڑیاں	14.0	47.7	241.5
لوہا اور فولاد	13.6	13.9	1.6
کل	**390.1**	**644.2**	**65.1**

ماخذ:فیڈرل بورڈ آف ریونیو

ودہولڈنگ ٹیکس بڑھنے کا سبب درآمدات میں بڑا اضافہ، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اور ترقیاتی کاموں میں اضافہ تھا۔ کنٹریکٹس پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں 0.5 فیصد کمی کے باوجود یہ محاصل بڑھے۔

ٹیکس کا انتظام بہتر بنانے کی مسلسل کوششوں سے وصولی مزید بڑھی

مالیاتی مقتدرہ نے ٹیکس ضوابط اور طریقہ کار بہتر بنانے کی کوششیں بڑھادیں۔ پہلی سہ ماہی مالی سال 22ء کے دوران کیے گئے چند نئے اقدامات یہ تھے: (i) انکم ٹیکس گوشوارے داخل کرانے کی ترغیبی و آگاہی مہم کا آغاز[10]، (ii) مقدمہ بازی میں لگنے والا وقت کم کرنے سے آڈٹ کے دورانیے میں بہتری، (iii) ٹیکس گزار کی جانب سے ٹیکس گوشوارے داخل کرانے کے وقت کاروباری بینک اکاؤنٹ بتانے کو لازم کرنا، (iv) نامزد غیر مالی کاروبار اور پیشوں کے لیے اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام سے متعلق فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کے ایکشن پلان کی تعمیل۔[11]

رضاکارانہ ادائیگیوں کو بڑھانے اور انکم ٹیکس گوشوارے داخل کرانے کی ترغیب دینے کے لیے ایف بی آر نے برقی اور طباعتی میڈیا پر ملک گیر مہموں کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ تاخیر سے گوشوارے داخل کرانے پر جرمانے کی شرح بھی بڑھا دی گئی۔ اس کے نتیجے میں ٹیکس گوشوارے داخل کرانے والوں کی تعداد (گوشواروں کی آخری تاریخ تک) 44 فیصد بڑھ گئی، اس کے ساتھ ساتھ گوشواروں سے وصولی گذشتہ سال کے 29.6 ارب روپے سے بڑھ کر 48.6 ارب روپے ہوگئی۔

پیٹرولیم لیوی سے پست وصولیوں کی بنا پر غیر ٹیکس محاصل کم ہوگئے

مالی سال 22ء کے بجٹ میں غیر ٹیکس محاصل میں 38.2 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا تھا جو بیشتر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) سے آنے کی توقع تھی۔ پہلی سہ ماہی مالی سال 22ء کے دوران غیر ٹیکس محاصل سے وصولیاں 22.6 فیصد گر گئیں جو گذشتہ سال اسی مدت میں 15.2 فیصد گری تھیں (**جدول 4.7**)۔ اس کمی کا بنیادی سبب پی ڈی ایل وصولی میں ہونے والی کمی تھی جو سہ ماہی کے دوران پی ڈی ایل شرحوں میں تخفیف کا نتیجہ تھی۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے پیشِ نظر حکومت نے صارفین کو کچھ ریلیف پہنچانے کے لیے پی ڈی ایل کی شرحوں میں نمایاں کمی کی۔ اس کے نتیجے میں سہ ماہی کے دوران پی ڈی ایل سے وصولی 90.2 فیصد کم ہوگئی (**شکل 4.7**)۔

دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کو اسٹیٹ بینک کا منافع لگ بھگ گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کی سطح جتنا ہی رہا۔ اسٹیٹ بینک سے لیے گئے سرکاری قرضے کی جزوی ادائیگی کی بنا پر سودی آمدنیوں میں تخفیف کے باوجود ایسا

[10] ماخذ: ایف بی آر پریس ریلیز بتاریخ 16 اکتوبر 2021ء

[11] ایف اے ٹی ایف کے اجلاس نے جون 2021ء کے دوران نامزد غیر مالی کاروبار اور پیشوں (ڈی این ایف بی پی) سے متعلق دو اقدامات کی منظوری دی تھی، جن کی ضابطہ سازی ایف بی آر کر رہا ہے۔ تب سے ایف بی آر نے ایک آن لائن پورٹل اور ایک موبائل فون ایپ کا آغاز کیا ہے تاکہ اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام کے قواعد کے نفاذ کے لیے ڈی این ایف بی پی کو سہولت دی جائے، جس میں مشتبہ لین دین کی رپورٹ کی تیاری بھی شامل ہے۔ دریں اثنا، ایف بی آر نے ڈی این ایف بی پی کے متعدد معائنے بھی انجام دیے ہیں تاکہ ٹیکس چوری کم سے کم کی جائے اور عدم تعمیل پر جرمانے عائد کیے جاسکیں۔ ماخذ: ایف بی آر پریس ریلیز بتاریخ 21 اکتوبر 2021ء۔

جدول 4.7: نان ٹیکس محاصل، جولائی تا ستمبر (مجموعی)

ارب روپے، نمو فیصد میں

	م س20ء	م س21ء	نمو
اسٹیٹ بینک کا منافع	105.0	109.0	3.8
منافع (ڈاکخانہ / پی ٹی اے)	8.2	30.1	269.2
مارک اپ (سرکاری شعبے کے ادارے)	25.7	19.5	-24.1
گیس اور تیل پر رائلٹی	14.6	21.7	48.5
منافع منقسمہ	1.5	1.9	27.3
پاسپورٹ اور دیگر فیس	3.0	6.1	106.7
دفاع	2.9	2.8	-1.3
پیٹرولیم لیوی	136.4	13.3	-90.2
جی آئی ڈی سی	5.0	6.5	30.8
مجموعہ	**356.3**	**275.7**	**-22.6**

ماخذ: وزارت خزانہ

ہوا۔ سودی آمدنی میں اس تخفیف کی بخوبی تلافی بازارِ زر میں ادخالات سے ہونے والی سودی آمدنی سے ہوگئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت تقریباً دگنے ہوگئے۔ دریں اثنا پی ٹی اے کے منافع سے آنے والے محاصل تیزی سے بڑھے، کیونکہ ایک بڑی سیلولر کمپنی کو فور جی اسپیکٹرم لائسنس کے اجرا سے حکومت کو 23.4 ارب روپے ملے۔ اس طرح مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی ٹی اے کے منافع کی مجموعی وصولی بڑھ کر 30.1 ارب روپے ہوگئی جو گذشتہ سال 8.2 ارب روپے تھی۔[12]

4.3 وفاقی اخراجات[13]

مالی سال 22ء کے بجٹ میں وفاقی اخراجات کا تخمینہ گذشتہ سال سے 18.9 فیصد زائد ہے۔ خاص طور پر ترقیاتی اخراجات کا ہدف وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر خاصا بڑھا دیا گیا تھا تاکہ موجودہ اقتصادی بحالی کو مدد دی جائے۔[14]

اس کے ساتھ ساتھ گردشی قرضے کے انتظامی منصوبے (سی ڈی ایم پی) کے تحت گردشی قرضے کی بجلی کے شعبے کو ادائیگی کرنے کے لیے غیر سودی اخراجاتِ جاریہ بھی بڑھائے گئے تھے، نیز ویکسی نیشن کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے کووڈ ویکسین کی خریداری پر اخراجات، اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافے کے لیے بھی اخراجات بڑھائے گئے جبکہ گذشتہ سال وہ برقرار رکھے گئے تھے۔

شکل 4.7: پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی شرحیں اور سہ ماہی وصولی میں نمو

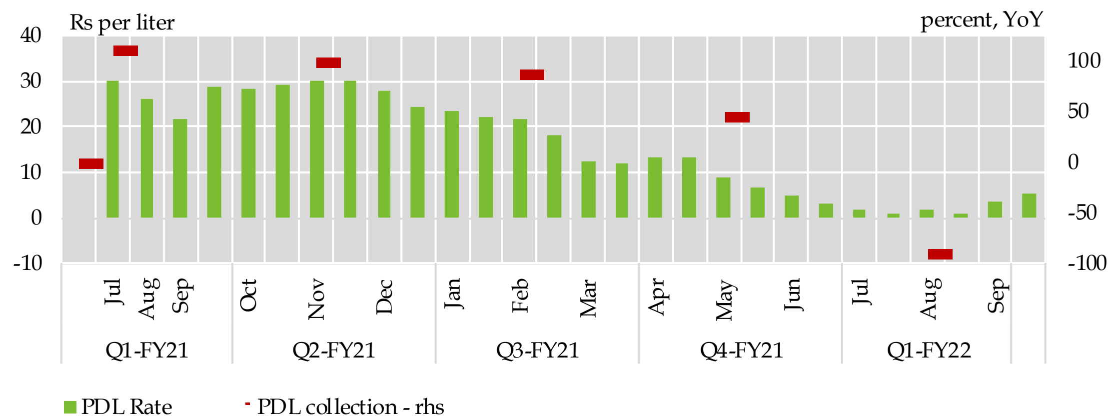

Source: Ministry of Finance and State Bank of Pakistan

[12] اہم بات یہ ہے کہ یہ لائسنس کی مجموعی قیمتِ فروخت کا نصف ہے، بقیہ رقم پانچ مساوی قسطوں میں سالانہ وصول ہوگی۔

[13] اس سیکشن میں ہونے والی بحث اخراجات کی بنیاد پر ہوگی جس میں شماریاتی تفرق شامل نہیں ہوگا۔

[14] مالی سال 22ء میں وفاقی پی ایس ڈی پی کے لیے 900.0 ارب روپے ہدف رکھا گیا ہے جبکہ مالی سال 21ء میں 667.3 ارب روپے خرچ ہوئے تھے۔ مالی سال 22ء کے لیے مجموعی صوبائی اہداف 1235.0 ارب روپے ہیں جبکہ گذشتہ سال صوبوں نے 770.3 ارب روپے خرچ کیے تھے۔

اس کے علاوہ سودی ادائیگیوں کا دباؤ خاص طور پر بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں بلند سطح پر رہنے کی توقع تھی جس کی جزوی وجہ یہ تھی کہ روپے کی قدر کم ہوئی اور لائبور جیسی عالمی نشانیہ شرحیں بتدریج بڑھیں۔

حقیقی معنوں میں وفاقی اخراجات میں نمو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گھٹ کر 9.9 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال 17.9 فیصد تھی۔ اس کمی کی بنیادی وجہ ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں آنے والی کمی تھی جس نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر سودی اخراجات میں 39.0 فیصد تیز رفتار اضافے کا جزوی ازالہ کر دیا (**شکل 4.8**)۔ یہ پیش رفت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں بالکل برعکس تھی جب اخراجات کی نمو کی بڑی وجہ سودی ادائیگیاں تھیں (**شکل 4.9**)۔ دریں اثنا، غیر سودی اخراجات بجٹ تخمینوں کے مطابق مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تیزی سے بڑھے۔

شکل 4.8: وفاقی اخراجات میں نمو (سہ 1)

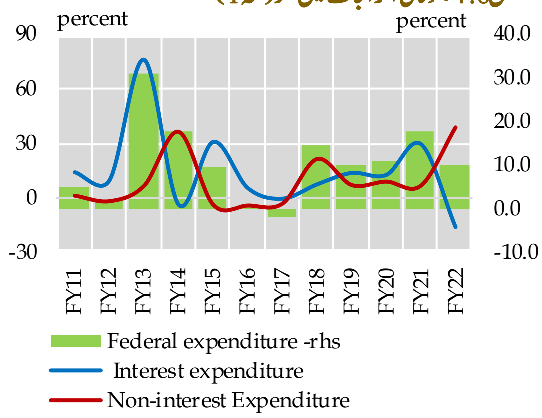

Source: Ministry of Finance

وفاقی اخراجاتِ جاریہ

زیر جائزہ عرصے کے دوران سودی اخراجات میں 16.1 فیصد تخفیف نے وفاقی اخراجاتِ جاریہ میں نمو کو گذشتہ سال کے مقابلے میں روکے رکھا (**جدول 4.8**)۔ تاہم زرِ اعانت اور گرانٹس پر اخراجات تیزی سے بڑھنے سے، اور پنشن اور دفاع سے متعلق اخراجات میں قابلِ ذکر اضافے سے غیر سودی اخراجاتِ جاریہ میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 39.4 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔ دوسری طرف، سول حکومت کو چلانے پر اخراجات پہلی سہ ماہی کے دوران کم ہوگئے جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ غیر ترجیحی اخراجات کو محدود کرنے پر حکومت کی توجہ مرکوز رہی۔[15]

شکل 4.9: وفاقی اخراجاتِ جاریہ میں نمو میں حصہ داری

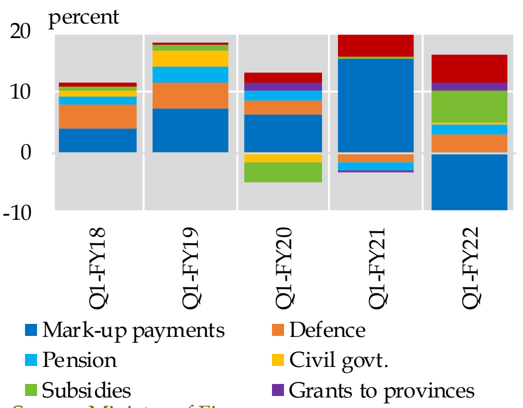

Source: Ministry of Finance

کووڈ ویکسین اور بجلی کے شعبے پر اخراجات اس عرصے میں نمایاں رہے

اقتصادی تحرّک کا پیکیج (ای ایس پی) جس کا اعلان کووڈ کی وبا آنے کے بعد مارچ 2020ء میں کیا گیا تھا، اقتصادی بحالی میں مدد دینے اور وبا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے تھا۔ کاروباری اداروں، زراعت، اور معیشت کے کمزور طبقوں کی مدد کے لیے، اور وبا اثرات محدود رکھنے کے لیے صحتِ عامہ کی سہولتوں میں بہتری کی خاطر مختص مجموعی رقم میں سے جون 2021ء تک تقریباً ایک تہائی رقم خرچ کی گئی تھی۔[16] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کووڈ ویکسین کی خریداری کے لیے مزید 69 ارب روپے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو ادا کیے گئے۔ اکتوبر 2021ء تک مجموعی طور پر 100 ملین خوراکیں دی گئیں جن میں سے تقریباً 38 ملین افراد کی مکمل اور 68 ملین کی جزوی ویکسی نیشن ہو چکی تھی۔

---

[15] سرکلر نمبر 440-2016/Exp.IV - (1)7، بتاریخ 15 جولائی 2021ء، اخراجات ونگ، خزانہ ڈویژن۔

[16] اقتصادی تحرّک کا پیکیج 1.2 ٹریلین روپے کا تھا۔

سماجی تحفظ کے سلسلے میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت رقوم کا اجرا گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہا۔ اس کی بنیادی وجہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی سے احساس ایمر جنسی کیش ٹرانسفر پروگرام کا منقطع ہونا ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرِ اعانت پر اخراجات گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 71 ارب روپے بڑھ گئے ۔ اس اضافے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ یوٹیلٹی اداروں کو نرخوں کے تفرّق کا زرِ اعانت جاری کیا گیا جو ہر سال پہلی سہ ماہی کے بعد ادا کیا جاتا ہے۔ تاہم اس سال قبل از وقت اجرا سے مجموعی نمو پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ گردشی قرضے کے انتظامی منصوبے کے تحت پی ایچ پی ایل کو ایک چھوٹی رقم بھی ادا کی گئی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مالی سال 22ء کے بجٹ میں مذکورہ انتظامی منصوبے کے تحت آئی پی پیز / پی ایچ پی ایل کو واجبات کے تصفیے کے لیے 266 ارب روپے کی ادائیگی رکھی گئی ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سودی ادائیگیاں کم ہوگئیں

مالی سال 21ء کے دوران سودی ادائیگیاں تیزی سے بڑھنے کے بعد مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں پر کچھ دھیمی پڑ گئیں جس سے ایف بی آر ٹیکسوں پر قرضے کی واپسی کا دباؤ کم ہو گیا(**شکل 4.10**)۔

جدول 4.8: وفاقی اخراجات کی صورتِ حال

			نمو	
ارب روپے، نمو فیصد میں	سہ1م س21ء	سہ1م س22ء	سہ1م س21ء	سہ1م س22ء
مجموعی اخراجات (الف+ب)*	**1401.9**	**1540.1**	17.9	9.9
(الف) اخراجاتِ جاریہ	**1271.5**	**1360.6**	16.4	7.0
مارک اپ ادائیگیاں	742.1	622.7	29.8	-16.1
ملکی	684.9	571.1	38.6	-16.6
بیرونی	57.2	51.6	-26.4	-9.7
دفاعی امور اور خدمات	224.5	261.7	-7.5	16.6
پنشن	86.7	110.7	-12.6	27.7
حکومت کے اخراجات	88.9	89.5	1.9	0.6
زرِاعانت	2.8	73.9	-	-
صوبوں اور دیگر کو گرانٹس	126.4	202.1	37.8	59.9
صوبوں کو گرانٹس	18.1	32.6	-20.8	80.6
دیگر کو گرانٹس	108.3	169.5	57.3	56.4
(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری	130.5	179.5	34.7	37.6
مجموعی ترقیاتی اخراجات	**86.4**	**143.8**	-7.6	66.4
سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات	82.5	143.8	-11.7	74.3
جس میں سے صوبوں کو ترقیاتی گرانٹس	11.8	35.5	-45.8	201.5
دیگر ترقیاتی اخراجات	3.9		3603.8	-100.0
خالص قرض گاری	**44.0**	**35.7**	1244.5	-18.9
صوبے	-6.7	33.1	376.1	-591.5
دیگر	50.7	2.6	982.5	-94.9

*ماسوائے شماریاتی تفرق

ماخذ: وزارت خزانہ

شکل 4.10: ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں سودی ادائیگیوں کا تناسب

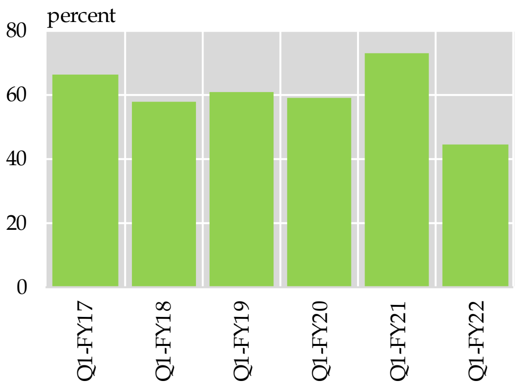

Source: Ministry of Finance

پورے مالی سال 21ء کے دوران شرحِ سود پست رکھی گئی جس کا فائدہ یہ ہوا کہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں 16.6 فیصد کی واقع ہوئی جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 684.9 ارب روپے تھیں (**شکل 4.11**)۔ اس کمی کا بنیادی سبب ٹی بلوں پر پست ادائیگیاں تھیں کیونکہ عرصیت پوری کرنے والے ششماہی اور ایک سالہ ٹی بلوں پر لاگو شرح مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت بالترتیب 500 اور 600 بی پی ایس کم ہوگئی تھی۔ اسی طرح پی آئی بیز پر بھی سودی ادائیگیاں کم ہوگئیں۔ اس میں پی آئی بیز اسٹاک میں نمو کے سست پڑ جانے کے ساتھ ساتھ سہ ماہی کے دوران عرصیت پوری کرنے والے پی آئی بیز پر لاگو شرح میں سال بسال 450 بی پی ایس کمی بھی کار فرما رہی۔[17] بیرونی سودی ادائیگیاں بھی کم ہوگئیں جو قرض واپسی کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت ملنے والے ریلیف اور نشانیہ شرحِ سود (لائبور) کے پست رہنے کے اثرات کی عکاسی ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پنشن اور دفاعی اخراجات نمایاں طور پر بڑھے

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پنشن اخراجات گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 27.7 فیصد بڑھ گئے۔ اس سال اضافے کا اہم سبب سرکاری ملازمین کی پنشنوں میں اضافہ تھا۔[18]

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دفاعی اخراجات میں 16.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال یہ اخراجات کم ہوئے تھے۔ مالی سال 22ء کے بجٹ میں دفاعی اخراجات کا ہدف تنخواہ میں اضافے کے ساتھ ساتھ فوجی حکام کے لیے خصوصی الاؤنس کے پیشِ نظر زائد متعین کیا گیا ہے۔

شکل 4.11: وثیقہ جاتی لحاظ سے سودی ادائیگیاں (سہ 1)

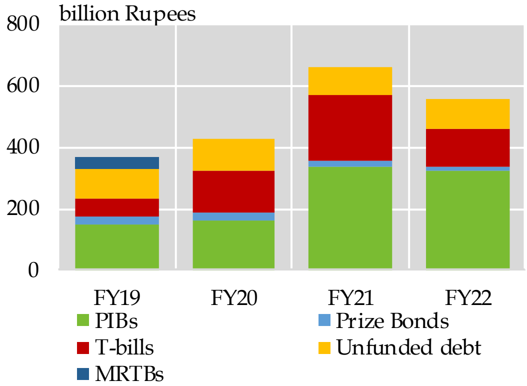

Source: State Bank of Pakistan

مزید بر آں، دفاع سے متعلق بعض اخراجات کے لیے ڈیٹا کی درجہ بندی میں تبدیلی نے بھی اس اضافے میں جزوی طور پر حصہ لیا۔ مثال کے طور پر مالی سال 21ء کے دوران، سیکورٹی بڑھانے سے متعلق اخراجات کو دیگر ترقیاتی اخراجات

[17] یاد رہے کہ حکومت نے اسٹیٹ بینک کی تحویل میں موجود ایم آر ٹی بیز کو جون 2019ء کے اختتام پر پی آئی بیز میں تبدیل کرالیا تھا جن کی عرصیت 3 سے 10 سال تھی۔ اسٹیٹ بینک کے قرضوں کا تقریباً 70 فیصد اسٹاک رواں شرح والے 10 سالہ پی آئی بیز میں تبدیل کرالیا گیا تھا۔ مارچ 2020ء کے بعد سے ستمبر 2021ء تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 625 بی پی ایس کمی سے ملکی قرضے کی واپسی کی رفتار بھی سست ہوگئی۔ قلیل مدتی قرضے کی رقم، جسے جون 2019ء کے اختتام پر طویل مدتی قرضے میں بدل لیا گیا تھا، تقریباً 6.4 ٹریلین روپے ہوگئی۔ اس اسٹاک کے تقریباً 70 فیصد (4.5 ٹریلین روپے) کو رواں شرحوں پر تبدیل کرالیا گیا۔

[18] سرکلر نمبر Reg.6/2021-486 -(1)4، بتاریخ 8 جولائی 2021ء، ریگولیشن ونگ، خزانہ ڈویژن۔

سرکلر نمبر F.4 (3)R-4/2011 - نظر ثانی، بتاریخ 26 جولائی 2021ء، ریگولیشن ونگ، خزانہ ڈویژن۔

میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم، مالی سال 22ء کے بجٹ میں، ان اخراجات کی درجہ بندی دفاعی امور اور خدمات کے اخراجاتِ جاریہ کی مد میں کی گئی ہے۔

شکل 4.12: سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام، وفاقی حکومت کے اخراجات

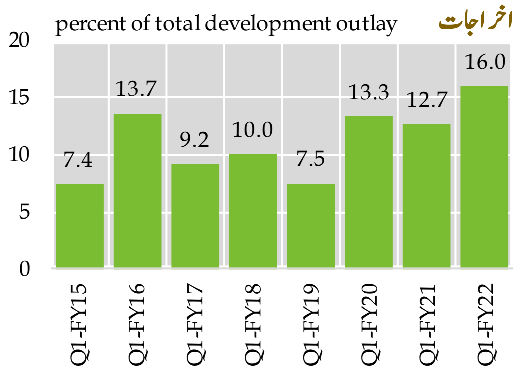

Source: Planning Commission

وفاقی ترقیاتی اخراجات

اقتصادی سرگرمیوں کو مہمیز فراہم کرنے کے ضمن میں، وفاقی پی ایس ڈی پی برائے مالی سال 22ء کے لیے مالی سال 22ء کے بجٹ کا ہدف 900ارب روپے مقرر کیا گیا تھا، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 34.9 فیصد زائد تھا۔ اس تخمینے کے مطابق، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی ترقیاتی اخراجات میں 66.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 7.6 فیصد کی کمی ہوئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ ترقیاتی اخراجات کا سالانہ تخمینہ 16 فیصد رہا، جو کہ وفاقی پی ایس ڈی پی رقوم کے اجرا کی حکمت عملی میں بیان کردہ معیار کے قریب ہے۔[19] یہ روش گذشتہ برسوں کے برعکس ہے، جب بالعموم مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ترقیاتی اخراجات نہیں ہوتے ہیں۔ (**شکل 4.12**)۔

صوبوں کو دی جانے والی وفاقی ترقیاتی گرانٹس میں نمایاں اضافہ ہوا جس نے پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی ترقیاتی اخراجات کو بھی تحریک دی۔ مالی سال 22ء کے

شکل 4.13: سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام، سرفہرست 10 رقوم، حصہ بلحاظ ڈویژن (فیصد)

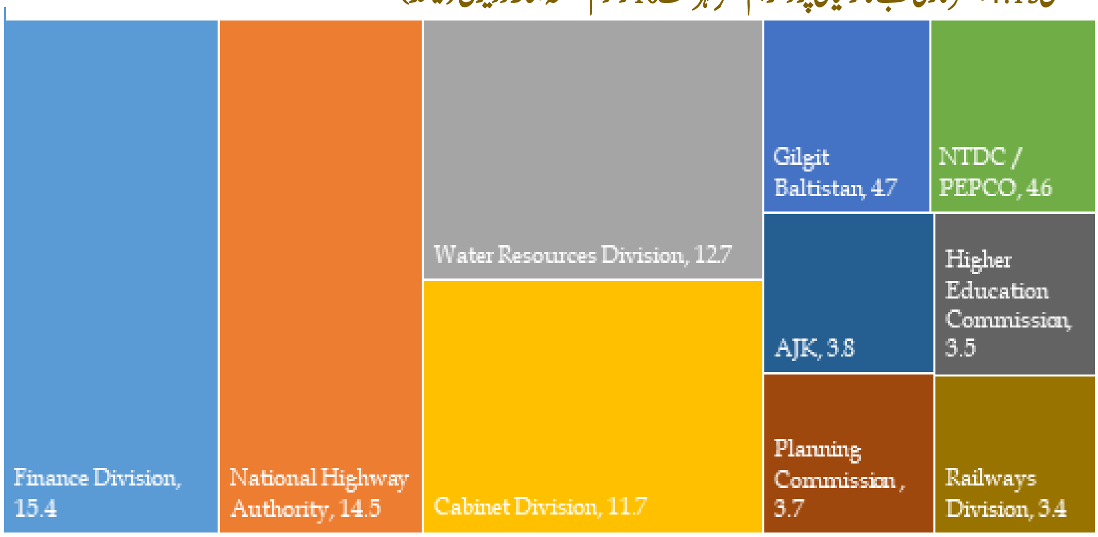

Source: Planning Commission of Pakistan

[19] سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کی حکمت عملی کے مطابق، وفاقی پی ایس ڈی پی کے اخراجات کا 20 فیصد پہلی سہ ماہی میں خرچ کیا جانا چاہیے۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں 30 فیصد اور ہر مالی سال کی آخری سہ ماہی میں 20 فیصد۔ ماخذ: پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام 20-2019ء کے لیے مختص فنڈز کے حوالے سے اجرا کی نظر ثانی شدہ حکمت عملی، بجٹ ونگ، فنانس ڈویژن

لیے ترقیاتی ترجیحات بڑی حد تک پانی، خوراک، توانائی کے وسائل، سڑکوں کے انفراسٹرکچر، پائیدار ترقی (ایس ڈی جیز) کے اہداف اور سی پیک منصوبوں پر مرکوز تھیں۔[20]

شکل4.14: فاضل رقم بلحاظ صوبہ

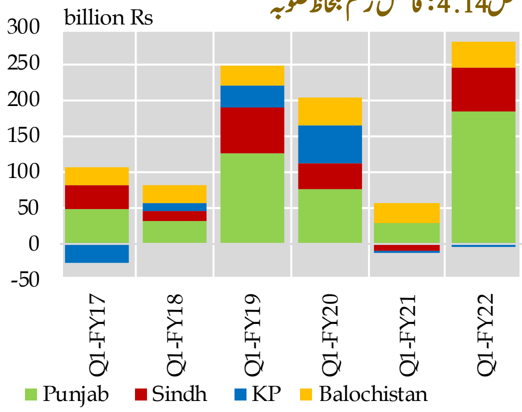

Source: Ministry of Finance

شکل4.15: صوبائی محاصل اور اخراجات میں نمو(سہ 1)

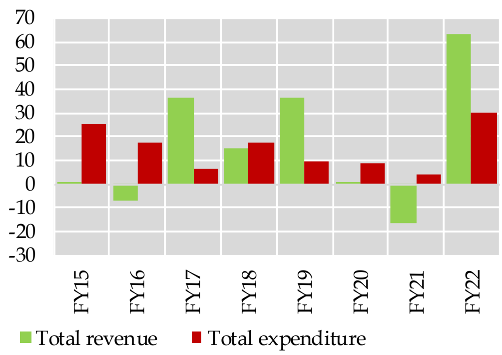

Source: Ministry of Finance

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی ایس ڈی پی کی رقوم کے اجرا ان مقاصد سے ہم آہنگ تھے اور پانی کے ذرائع، سڑک کے انفراسٹرکچر، اور خصوصی علاقوں کی ترقی سے منسلک محکموں پر مرکوز تھے(**شکل4.13**)۔[21]

4.4صوبائی مالیاتی کارروائیاں

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی صوبائی زرِ فاضل 276.9 ارب روپے رہا یعنی جی ڈی پی کا 0.5 فیصد، جو مالی سال 22ء کے سالانہ ہدف کا تقریباً نصف ہے۔ خیبر پختونخوا، جس نے 3.2 ارب روپے کا خسارہ ظاہر کیا، کے علاوہ تمام صوبوں نے زرِفاضل میں حصہ ڈالا (**شکل 4.14**)۔ مجموعی صوبائی محاصل میں 418.9 ارب روپے کے اضافے نے صوبائی اخراجات میں ہونے والے 186.4 ارب روپے کے اضافے کے اثر کو زائل کر دیا، جس سے صوبائی فاضل میں مجموعی اضافہ ہو گیا(**شکل4.15**)۔

صوبائی محاصل

قابل تقسیم پُول سے وفاق کی جانب سے صوبوں کو منتقلی میں قابل ذکر اضافے سے مجموعی صوبائی محاصل کی نمو بڑھ گئی۔ مزید بر آں، صوبوں کے اپنے ذرائع سے محاصل کی بہتر وصولی اور صوبوں کو دی جانے والی بلند وفاقی گرانٹس نے صوبائی محاصل میں مزید اضافہ کر دیا۔

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کے اپنے محاصل میں 28.3فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کمی دیکھی گئی تھی(**جدول4.9**)۔ نمو میں بیشتر حصہ پنجاب اور سندھ کا تھا (**شکل 4.16**)۔ پنجاب میں اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کی وجہ سے خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) کی وصولی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کے دوران کاروبار کرنے میں آسانی کے لیے 50 ارب روپے سے زائد کی رقم کا ٹیکس ریلیف پیکج جاری رہنے کے باوجود یہ اضافہ ہوا۔[22] سندھ کے ضمن میں، درآمدات میں ہونے والے اضافے

[20] ماخذ: فیڈرل پی ایس ڈی پی (22-2021ء)، منصوبہ بندی کمیشن۔ اسلام آباد

[21] پانی کے شعبے میں خیبر پختونخوا میں داسو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کو ترجیحی حیثیت حاصل تھی۔

[22] مالی سال22ء کے بجٹ میں، حکومتِ پنجاب نے مختلف شعبوں کے لیے 20 سے زائد خدمات پر سیلز ٹیکس، اسٹامپ ڈیوٹی، پراپرٹی ٹیکس، تفریحی ڈیوٹی کی شرح میں کمی کر کے کووڈ سے متاثرہ علاقوں کے لیے ٹیکس ریلیف پیکیج کا اعلان کیا۔ ماخذ: مالی سال22ء کی بجٹ دستاویزات۔ حکومتِ پنجاب

جدول 4.9: صوبائی مالیاتی کارروائیاں

ارب روپے، نمو فیصد میں

			نمو	
	م س21ء سہ1	م س22ء سہ1	م س21ء سہ1	م س22ء سہ1
الف۔ مجموعی محاصل (الف+ب+ج)	**658.9**	**1077.8**	**-16.7**	**63.6**
الف۔ وفاقی محاصل میں صوبوں کا حصہ	504.0	807.5	-17.7	60.2
ب۔ وفاقی قرضے اور منتقلیاں	23.1	101.2	-46.4	338.1
ج۔ صوبوں کے اپنے محاصل	131.8	169.0	-2.7	28.3
ٹیکس	111.8	134.8	6.9	20.6
نان ٹیکس	20.0	34.2	-35.3	71.0
ب۔ کُل اخراجات (الف+ب)	**614.5**	**800.9**	**4.3**	**30.3**
الف۔ جاریہ	565.9	648.0	9.2	14.5
ب۔ ترقیاتی	89.8	153.8	27.2	71.2
ج۔ شماریاتی فرق	-41.2	-0.9	-	-
مجموعی توازن (الف-ب)	**44.4**	**276.9**	**-78.0**	**524.0**

* ماکاری میں منفی علامت کا مطلب زر فاضل ہے۔

ماخذ: وزارت خزانہ

شکل 4.16: صوبوں کے محاصل

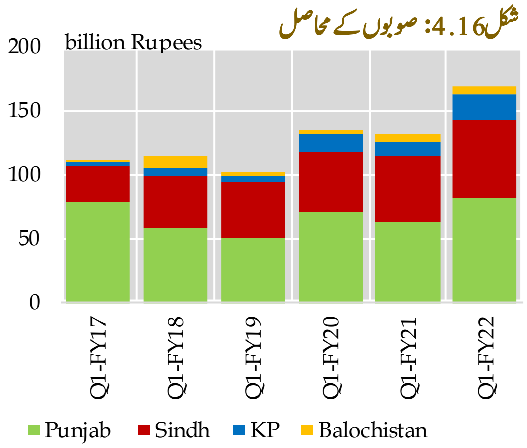

Source: Ministry of Finance

سے بندر گاہ اور جہاز رانی کی خدمات پر جی ایس ٹی کی وصولی میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خیبر پختونخوا میں صوبے کے اپنے محاصل کی وصولی بنیادی طور پر بلند برقابی منافع سے حاصل ہوئی۔

صوبائی اخراجات

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی صوبائی اخراجات میں بھی 30.3 فیصد کی نمایاں نمو درج کی گئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 4.3 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ یہ اضافہ جاریہ اور ترقیاتی اخراجات میں دیکھا گیا۔

بالخصوص جاریہ اخراجات میں اضافہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے سے ہوا۔ پنجاب نے تنخواہوں اور پنشن میں 10 فیصد اضافے اور مالی اعتبار سے پریشان ملازمین کو 25 فیصد خصوصی الاؤنس دینے کا اعلان کیا۔[23] اسی طرح سندھ اور خیبر پختونخوا نے بھی مالی سال 22ء کے لیے تنخواہوں میں 20 فیصد اضافے کا اعلان کیا۔ علاوہ ازیں، خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے صوبوں میں صحت اور تعلیم کے شعبوں پر اخراجات میں اضافہ ہوا (**شکل 4.17**)۔[24]

[23] مالی سال 22ء کے لیے پنجاب کے بجٹ کی جھلکیاں۔ حکومتِ پنجاب۔

[24] اسپتال کی خدمات میں بہتری اور تعلیمی منصوبوں کو جاری رکھنا چند اہم ترجیحی شعبے ہیں۔ مثلاً، سندھ نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پرائمری اور سیکنڈری اسکول کی تعلیم پر رقوم خرچ کی ہیں۔

اسی طرح صوبائی حکومتوں نے بھی مالی سال 22ء کے ترقیاتی بجٹوں میں بڑے اضافے کا اعلان کیا۔ مثلاً، پنجاب نے گذشتہ برس کے 223 ارب روپے کے اضافے کے ساتھ مالی سال 22ء کے لیے 570 ارب روپے کے ترقیاتی اخراجات کا اعلان کیا۔ اس میں 360 ارب روپے کا ضلعی ترقیاتی پیکج اور پنجاب کی پوری آبادی کے لیے 'یونیورسل ہیلتھ انشورنس' پروگرام (80 ارب روپے) پر اخراجات شامل ہیں۔[25] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اضلاع کو رقوم کی بلند منتقلی اور صحت پر بڑھتے ہوئے اخراجات سے ان ترجیحات کی عکاسی ہوتی ہے۔

اسی طرح، سندھ نے مالی سال 22ء کے لیے 83 ارب روپے اضافے کے ساتھ ترقیاتی بجٹ کو بڑھا کر 252 ارب روپے تک کرنے کا اعلان کیا۔ صحت اور تعلیم کے شعبے توجہ کا مرکز تھے۔[26] اسی طرح، دورانِ سہ ماہی ان دونوں شعبوں پر بھی جاریہ اخراجات بڑھ گئے (**شکل 4.17**)۔

خیبرپختونخوا کے ترقیاتی بجٹ میں ضم شدہ علاقوں سمیت صوبے کی ترقی پر توجہ دی گئی،[27] جبکہ مالی سال 22ء کے سالانہ ترقیاتی منصوبے کے لیے 150 ارب روپے مختص کیے گئے۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کے لیے مختص حصہ غالب رہا (**شکل 4.17**)۔[28]

4.5 سرکاری قرضہ

مالی تقاضوں میں کمی کے باوجود، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضوں کی رفتار میں تیزی آئی۔ سرکاری قرضوں کا ذخیرہ 1.6 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ 41.5 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.6 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس برس تمام تر اضافے میں سے، 1.2 ٹریلین روپے کا اضافہ دورانِ مدت ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 7.7

شکل 4.17: صوبائی اخراجات کی ترجیحات م س 22ء سہ 1 کے دوران (ارب روپے)

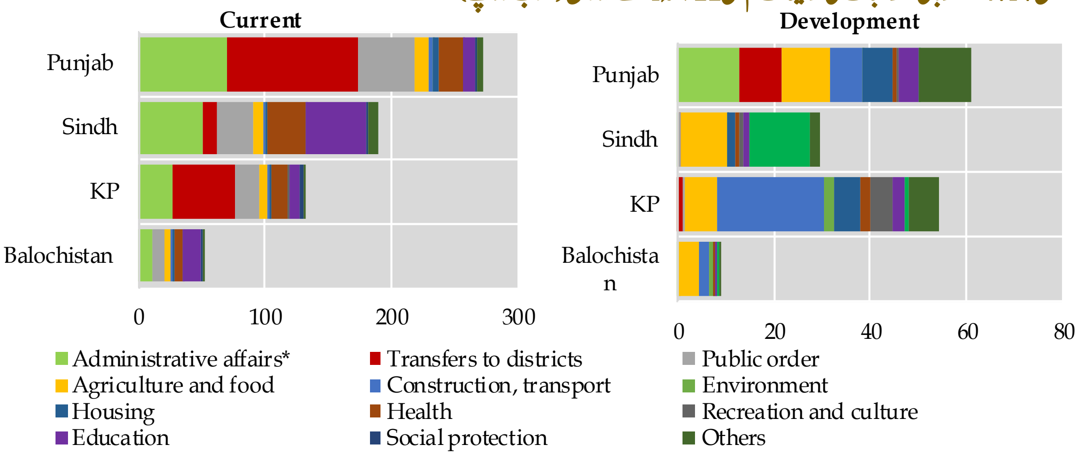

Source: Ministry of Finance

[25] مالی سال 22ء کے لیے پنجاب کے بجٹ کی جھلکیاں۔ حکومتِ پنجاب۔
[26] مالی سال 22ء کے لیے سندھ کے بجٹ کی دستاویزات۔ حکومتِ سندھ۔
[27] 2018ء میں 25ویں آئینی ترمیم نے وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) کو باضابطہ طور پر خیبرپختونخوا (کے پی) میں ضم کر دیا۔ 19-2018ء کے دوران، سرکاری طور پر انتظامی انضمام کیا گیا۔ اس کے بعد سے، صوبے میں نئے ضم شدہ علاقوں کے ترقیاتی اخراجات بڑھتے ہوئے مالی سال 22ء کے لیے (بجٹ کے مطابق) 97 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ ماخذ: خیبرپختونخوا وائٹ پیپر برائے مالی سال 22ء۔
[28] خیبرپختونخوا وائٹ پیپر برائے مالی سال 22ء۔ حکومتِ خیبرپختونخوا۔

فیصد کی سے ہوا (شکل 4.18)۔[29] بینکاری نظام میں موجود حکومتی ڈپازٹس میں معمولی اضافے نے بھی سرکاری قرضوں کے مجموعی اضافے میں جزوی طور پر حصہ لیا۔[30]

شکل 4.18: سرکاری قرضے میں تبدیلی کا منبع

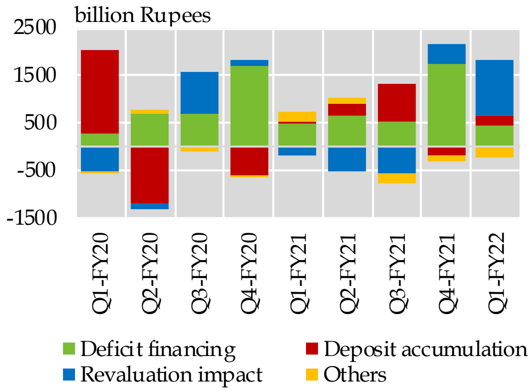

Source: State Bank of Pakistan

ہیئتِ ترکیبی کے لحاظ سے، سرکاری قرضوں میں تقریباً 90 فیصد اضافہ بیرونی ذرائع سے ہوا۔ بیرونی قرضوں کا خاکۂ عرصیت خاصی حد تک طویل مدتی میعادوں کی طرف مائل رہا، جس کی بنیادی وجہ یورو بانڈ کا اجرا اور کثیر فریقی اداروں سے رقوم کی آمد تھی۔ مزید برآں، عالمی ایس ڈی آر کی مختص کردہ رقوم کے تحت آئی ایم ایف سے 2.8 ارب ڈالر کی آمد کے ساتھ مرکزی بینک کے بیرونی واجبات میں بھی اضافہ ہوا۔[31]

دوسری جانب، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضوں میں نمو پست ہوگئی۔ جزدان کے لحاظ سے، حکومت اسٹیٹ بینک سے نئے قرضے نہ لینے کے اپنے عزم پر قائم رہی۔ ماہانہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی 2021ء کے دوران ٹی بلز (قلیل مدتی قرض) کے اسٹاک میں تیزی سے اضافہ ہوا، جبکہ بعد کے مہینوں میں کمی آئی (شکل 4.19)۔ یہ انداز مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نیلامی کے اہداف کے مطابق تھا۔

شکل 4.19: سرکاری قرضے میں تبدیلی بلحاظ مدت

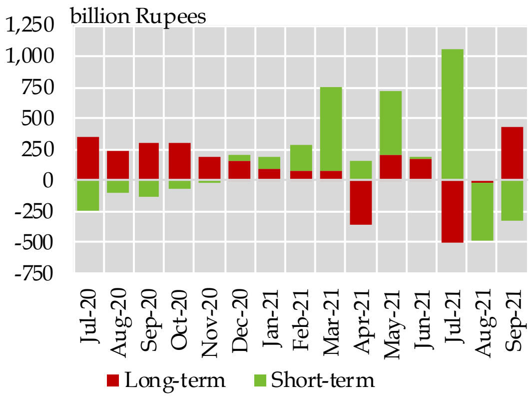

Source: State Bank of Pakistan

قلیل مدتی وثیقے میں مارکیٹ کی دلچسپی کی توقع کے پیش نظر، ٹی بلز کے اہداف جولائی 2021ء میں آنے والی عرصیتوں سے زائد مقرر کیے گئے تھے۔ اس کی وجہ مالکاری کی ضروریات کو پورا کرنا اور اس مہینے میں ہونے والی معین شرح پی آئی بیز کے حوالے سے ایک بڑی رقم (961.0 ارب روپے) کی واپسی تھی۔ اس کے بعد آئندہ مہینوں میں، نیلامی کے اہداف کے مطابق، حکومت نے ٹی بلز پر خالص

[29] بیرونی قرضوں کا مختلف کرنسیوں میں معاہدہ کیا جاتا ہے اور ڈالر کے مقابلے مختلف کرنسیوں کی اختتامی مدت کی شرحِ مبادلہ استعمال کرتے ہوئے اسے ڈالر میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، رپورٹنگ کے مقاصد کے لیے اختتامی مدت کی شرح مبادلہ کا استعمال کرتے ہوئے ڈالر کی قیمت کو روپے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ متعلقہ کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافہ / کمی پاکستان کے لیے نو قدر پیمائی فوائد / نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اسی طرح ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کوئی بھی کمی / اضافہ پاکستان کے لیے نو قدر پیمائی فوائد / نقصان کا باعث بنتا ہے۔ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے 1.2 ٹریلین روپے کے نو قدر پیمائی نقصان مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کے ذریعے حاصل کیے گئے 0.4 ارب ڈالر کے نو قدر پیمائی فوائد سے تجاوز کر گئے۔

[30] حکومتی ڈپازٹس میں وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتیں شامل ہیں۔ بینکاری نظام کی تحویل میں موجود حکومتی ذخائر میں مجموعی اضافہ صوبائی حکومتوں کی وجہ سے ہوا۔ اسٹیٹ بینک کے زیرِ تحویل صوبائی حکومتوں کے ذخائر میں 0.3 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ اسٹیٹ بینک کے پاس موجود وفاقی حکومت کے ڈپازٹس میں تقریباً 0.2 ٹریلین روپے کی کمی ہوئی۔

[31] بیرونی واجبات سرکاری بیرونی قرضوں کا حصہ نہیں ہیں۔

ادائیگیاں کیں، نتیجتاً ان کے اسٹاک میں کمی واقع ہوگئی۔ تاہم، پندرہ روزہ اور سہ ماہی ری سیٹ کے اختیار کے حامل رواں شرح پی آئی بیز میں مارکیٹ کی بڑی دلچسپی رہی۔ لہٰذا، ان آلات کے ذریعے جمع کیے گئے قرض اہداف سے تجاوز کرگئے، نتیجتاً اگست اور ستمبر 2021ء کے دوران پی آئی بیز کے اسٹاک میں اضافہ ہوا۔

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت، جس کی پیمائش سودی ادائیگیوں اور ۔ ٹیکس محاصل نیز بیرونی قرضوں کی واپسی اور مبادلہ آمدنی (ایف ای ای) کے تناسب سے کی جاتی ہے، میں بہتری آئی ہے (**شکل4.20**)۔[32]

شکل4.20: قرضے کی واپسی کی استعداد

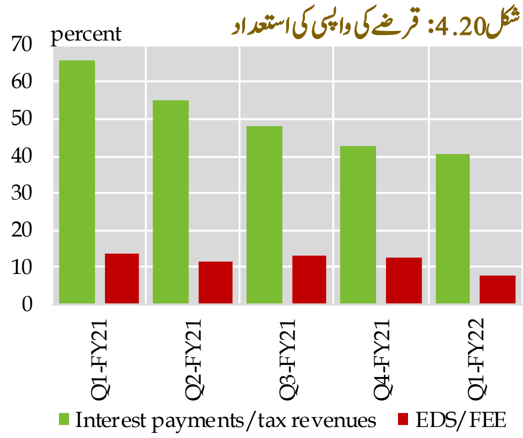

Source: Ministry of Finance, State Bank of Pakistan

جیسا کہ نیلامی کے اہداف سے دیکھا گیا، طویل مدتی وثیقوں میں سرمایہ کاری میں مارکیٹ کی ہچکچاہٹ کے پیشِ نظر، پی آئی بی کے اہداف عرصیتوں سے کم رکھے گئے تھے۔ زری پالیسی کے بارے میں غیر یقینی صورت حال میں، طویل مدتی وثیقے میں مارکیٹ کی دلچسپی کو برقرار رکھنا ایک مشکل کام ہے۔ تاہم، حکومت طویل مدتی وثیقے کے لیے بلند اہداف مقرر کرکے ملکی قرض کی عرصیت کو طول دینے کے اپنے عزم کا اشارہ دے سکتی ہے۔ اس سے حکومت کو قرض کی وسط مدتی حکمت عملی، جیسے خاکۂ عرصیت میں بہتری اور قرض گیری کی پست لاگت کو یقینی بنانے، کے مقصد کو حاصل کرنے کی صلاحیت کو مزید تقویت ملے گی۔

ملکی قرضہ

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.2 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ ستمبر 2021ء کے آخر تک سرکاری ملکی قرضوں کا ذخیرہ 26.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا (**جدول4.10**)۔ مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی فنڈز کی مناسب دستیابی نے ملکی قرضوں کی نمو کو کم کرکے 0.6 فیصد کردیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد تھی۔

جدول4.10: سرکاری ملکی قرضے میں تبدیلی (سہ1)

ارب روپے

	خالص بہاؤ	
	م س21ء	م س22ء
سرکاری ملکی قرضہ بلحاظِ ادارہ	419.3	178.4
الف۔ بینکاری نظام کے ذریعے	312.0	70.6
جدولی بینکوں سے	597.0	355.6
اسٹیٹ بینک سے	-285.0	-285.0
ب۔ نان بینک کے ذریعے بلحاظِ آلہ	107.4	107.2
الف۔ مستقل قرضہ	898.6	-67.2
ب۔ رواں قرضہ	-480.0	250.8
ج۔ غیر فنڈڈ قرضہ	0.8	-14.0
قومی بچت اسکیم (انعامی بانڈز کا خالص)	5.7	-13.5
د۔ غیر ملکی کرنسی کے آلات	-0.1	-0.1
ہ۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس	0.7	8.3

ماخذ: اسٹیٹ بینک

تمسک کے لحاظ سے تجزیہ

جولائی 2021ء کے بعد حکومت نے ایم ٹی بیز کی خالص واپسی کی

م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے قلیل مدتی تمسکات میں منڈی کی دلچسپی محسوس کرتے ہوئے مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) کی عرصیت کا خالص ہدف 525 ارب روپے کی خاصی بلند سطح پر مقرر کیا تھا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے

[32] مبادلہ آمدنی اشیا کی مجموعی برآمدات، خدمات کی برآمدات، بنیادی آمدنی کے کھاتے کے قرضے اور ثانوی آمدنی کے کھاتے کے قرضوں کا مجموعہ ہے۔

شکل 4.21: سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری

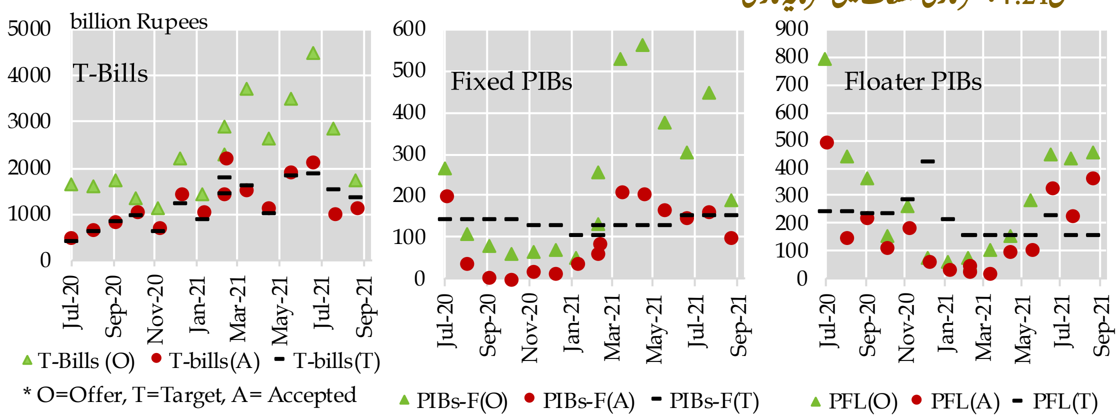

Source: State Bank of Pakistan

میں منفی 903ارب روپے تھا۔ اسی طرح، رواں شرح پی آئی بیز کے لیے 525ارب روپے کے ہدف کا اعلان کیا گیا تھا، جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 830ارب روپے تھا۔

دوسری جانب معین شرح پی آئی بیز کی نیلامی کا ہدف 150ارب روپے مقرر کیا گیا، جبکہ 961ارب روپے کی عرصیت جولائی 2021ء میں واجب الادا تھی۔ چنانچہ جولائی 2021ء میں ٹی بلز (خصوصاً ششماہی) کی پیشکش کردہ اور منظور کردہ رقم بلند سطح پر رہی (**شکل 4.21** اور **4.22**)۔ آنے والے مہینوں میں ٹی بلز کے ذریعے رقوم جمع ہونے میں کمی آئی۔ جولائی میں عرصیت سے منہا کرکے ایم ٹی بیز کی منظور کردہ رقم 1041 ارب روپے تھی، اس کی نسبت اگست اور ستمبر 2021ء میں بالترتیب 560ارب روپے اور 353ارب روپے واپسی کیے۔

مزید برآں، گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.7ارب روپے کے اضافے کی نسبت، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں شہریوں کے پاس موجود این پی سیز میں 8.3 ارب روپے کی بلند ترین رقوم آئیں۔[33] اِن رقوم کی مدد سے سرکاری سرمایہ جاتی قرضوں کے لیے سرمایہ کاروں کی تعداد متنوع بنانے میں بھی مدد ملی۔

م س 22ء میں پی آئی بی کی خالص واپسی

اگرچہ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں رواں شرح پی ایف ایلز میں سرمایہ کاری بڑھی، تاہم معین شرح پی آئی بیز کے حوالے سے رقوم کی خالص واپسی نے پی ایف ایلز میں رقوم کی آمد کے اثر کو زائل کردیا۔ مجموعی طور پر آخر ستمبر اور آخر جون 2021ء کے درمیان پی آئی بیز سے رقوم کے خالص انخلا کا حجم 67.0ارب روپے درج کیا گیا۔ اس میں اسٹیٹ بینک کو واپس کیے گئے 0.3ٹریلین روپے بھی شامل ہے۔ حکومت نے اسٹیٹ بینک کے 7.7ٹریلین روپے کے قرضے (بشمول اگست 2021ء میں 0.3ٹریلین روپے)، جس کی نوخاکہ بندی م س 19ء کے اختتام پر کردی گئی تھی، میں سے ہنوز 0.9ٹریلین روپے کی چکتائی کردی ہے۔ مجموعی رقم میں سے لگ بھگ 1.2 ٹریلین روپے کی نوخاکہ بندی معین پی آئی بیز میں کی گئی۔

سہ ماہی کے دوران پی آئی بیز کی نیلامی کا رجحان بھی تبدیل ہوگیا۔ پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقعات اور بینکوں کے پی آئی بیز میں پہلے سے ہی بلند انکشاف نے طویل مدتی تمسکات میں مزید سرمایہ کاری، بالخصوص معین شرح پی آئی بیز میں، کی حوصلہ شکنی کی۔ تاہم 2 اور 3 سالہ پی ایف ایلز میں منڈی کی دلچسپی، پندرہ ایام اور سہ ماہی کوپن ری سیٹ آپشن کے ساتھ، مضبوط رہی۔ اگست اور ستمبر 2021ء میں ان تمسکات کے باعث ملکی قرضے کے خاکۂ عرصیت میں توسیع کا موقع ملا۔ تاہم، چونکہ

[33] ان این پی سیز میں اسلامی اور روایتی اقسام دونوں شامل ہیں۔

شکل 4.22: ٹی بلز میں نیلامی کا نمونہ

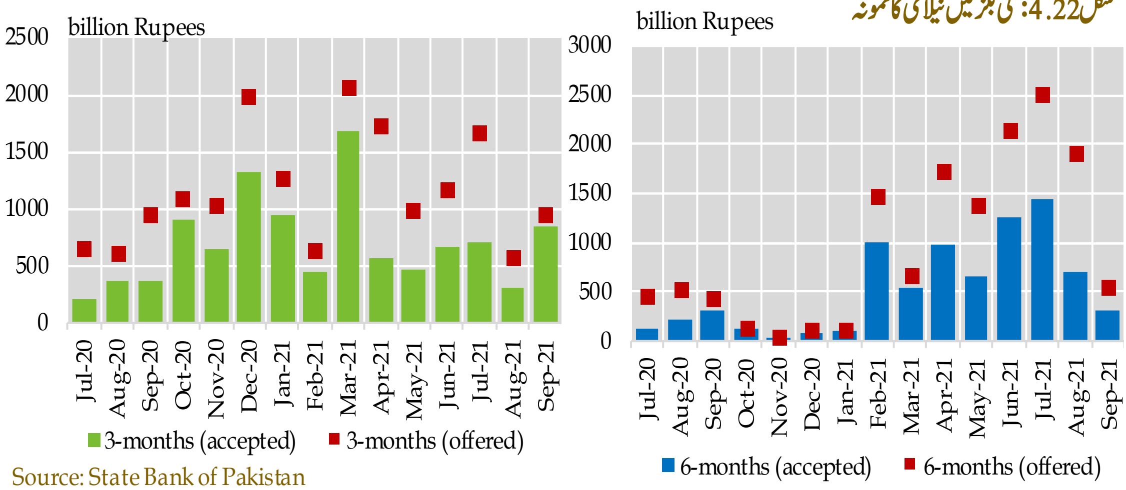

Source: State Bank of Pakistan

نشانیہ شرح سود (سہ ماہی ٹی بل) میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ پی ایف ایلز پر نفع میں ہر پندرہ روز میں ردوبدل ہوتا ہے، اس لیے نو قیمت بندی کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔

قومی بچت اسکیموں سے رقوم کا خالص انخلا دیکھنے میں آیا

م س 21ء کے آغاز سے قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی کے باعث ادارے اِن اسکیموں سے رقوم نکالتے رہے، جس کے نتیجے میں رقوم کا مجموعی طور پر خالص انخلا بالخصوص ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس میں ہوا۔ تاہم گذشتہ برس کے اسی عرصے میں نفع کی شرحوں میں اضافے کی بدولت ریگولر انکم سرٹیفکیٹس اور بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس میں باقاعدگی سے رقوم کی آمد درج کی گئی (**جدول 4.11**)۔

م س21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی پرائز بانڈز بند ہونے کے سبب رقوم نکلوائی گئیں

زیر جائزہ مدت کے دوران پرائز بانڈز کے زمرے میں رقوم کا انخلا درج ہوا۔ 7500 روپے اور 15 ہزار روپے مالیت والے زمرے میں رقوم کا جو بلند انخلا ہوا، اس نے پریمیم پرائز بانڈز میں درج ہونے والی رقوم کی مجموعی آمد کے فائدے کو زائل کر دیا (**شکل 4.23**)۔

شکل 4.23: م س22ء سہ 1 کے دوران انعامی بانڈز میں خالص سرمایہ کاری

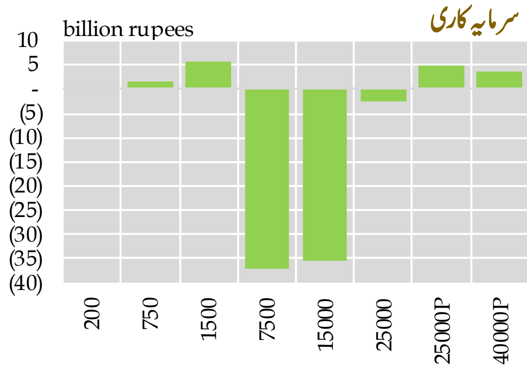

Source: Central Directorate of National Savings

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

بازقدر پیمائی کے فوائد نے سرکاری بیرونی قرضے کی رفتار دھیمی کردی

ستمبر 2021ء کے آخر میں سرکاری بیرونی قرضے کا اسٹاک (ماسوائے واجبات) 88.0 ارب ڈالر تک جا پہنچا یعنی م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جو گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 1.9 ارب ڈالر تھا۔ اگرچہ رقوم کی تازہ

جدول 4.11: بلحاظ آلہ قومی بچت اسکیموں میں خالص بہاؤ

بہاؤ ارب روپے میں، منافع فیصد میں

	مجموعی بہاؤ		خالص بہاؤ		منافع کی شرحیں	
	م س21ء سہ1	م س22ء سہ1	م س21ء سہ1	م س22ء سہ1	م س21ء سہ1	م س22ء سہ1
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس	7.1	10.6	-1.5	-2.1	8.3	9.4
اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس	22.3	22.6	6.5	-17.9	7.7	9.4
ریگولر انکم سرٹیفکیٹس	17.2	23.9	2.9	5.4	7.8	8.8
بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس	41.6	48.0	3.5	2.8	10.1	11.0

ماخذ: مرکزی ڈائریکٹوریٹ قومی بچت

جدول 4.12: سرکاری بیرونی قرضے میں تبدیلی (سہ 1)

ملین ڈالر

	م س21ء	م س22ء
سرکاری بیرونی قرضہ (1 اور 2)	1,913.0	1,598.0
1۔ حکومت کے بیرونی قرضے	1,987.5	1,909.0
جس میں		
i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)	2,357.5	1,477.0
پیرس کلب	278.4	-382
کثیر فریقی	1,487.3	364
دیگر دوطرفہ	984	66
تجارتی قرضے	-425.5	140
یوروبانڈز	-	1,000
نیاپاکستان سرٹیفکیٹ	1	344
ii۔ قلیل مدتی (ایک سال سے کم)	-370	432
کثیر فریقی	-303.7	473
تجارتی قرضے	-26.5	-
2۔ آئی ایم ایف سے	-75.4	-311
زرمبادلہ واجبات	-859.3	2,881.0
مرکزی بینک کی امانتیں	-1,000.00	-
ایس ڈی آر کے اختصاص	32	2,725.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ترین آمد گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہی، تاہم باز قدر پیمائی کے فوائد تقریباً 0.4 ارب ڈالر رہے، اس کی وجہ دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافہ ہے، جس کے باعث سرکاری بیرونی قرضے کے اکٹھا ہونے کی رفتار دھیمی کرنے میں مدد ملی۔[34] سرکاری بیرونی قرضے کا تقریباً 40 فیصد حصہ ڈالر کے بجائے دوسری بیرونی کرنسیوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ ڈالر کے مقابلے میں دیگر بین الاقوامی کرنسیوں میں تبدیلی بیرونی قرضے کے اسٹاک پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے میں آئی ایم ایف کے خصوصی ڈارئنگ رائٹس کی قدر میں تخفیف کا اِن فوائد میں تقریباً نصف حصہ ہے۔ اسی طرح یورو اور جاپانی ین کے مقابلے میں ڈالر کی ٹھوس کارکردگی نے بھی ان فوائد میں اپنا حصہ ڈالا۔ دریں اثنا، ایس ڈی آر کے اضافی اختصاص کے تحت 2.8 ارب ڈالر کے اجرا نے ملک کے بیرونی واجبات کو بڑھا دیا (**جدول 4.12**)۔

بیرونی قرضوں میں طویل مدتی رقوم کا غلبہ رہا

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں قرضوں کا مجموعی اجرا 3.2 ارب ڈالر رہا، جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.9 ارب ڈالر تھا۔[35] کُل رقم میں سے 1.9 ارب ڈالر اعانتِ میزانیہ اور 0.8 ارب ڈالر منصوبہ جاتی امداد کی مد میں جاری ہوئے۔ بالخصوص ایشیائی ترقیاتی بینک نے کووڈ ویکسین اعانتی منصوبے کے لیے 0.3 ارب ڈالر جاری کیے، بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن (آئی ڈی اے) نے سستی اور صاف ستھری توانائی کے منصوبے کے لیے 0.4 ارب ڈالر فراہم کیے۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اسلامی ترقیاتی بینک نے بھی قلیل مدتی قرضہ سہولت کے تحت 0.4 ارب ڈالر فراہم کیے۔ آنے والی رقوم کے بڑے حصے (1.6 ارب ڈالر) کی

[34] م س 21ء کی پہلی سہ ماہی دوران ملک میں باز قدر پیمائی کے نقصانات کا حجم 0.9 ارب ڈالر درج کیا گیا تھا۔

[35] اس رقم میں آئی ایم ایف، پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹس، نیاپاکستان سرٹیفکیٹس اور غیر مقیم افراد کی سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری شامل نہیں ہے۔

نوعیت طویل مدتی تھی، جو کثیر قومی ذرائع سے حاصل کی گئیں (**جدول 4.13**)۔

جدول 4.13: بیرونی اقتصادی امداد کی تقسیم (سہ 1)

مقدار ملین ڈالر میں

عطیہ کنندہ	م س 21ء	م س 22ء
کثیر فریقی ذرائع	1,485	1,595
دوطرفہ ذرائع	105	110
تجارتی قرضے	335	457.5
محفوظ امانات	1000	0
یورو بانڈ	0	1,000
کُل	**2,925**	**3,205**

ماخذ: وزارتِ اقتصادی امور

جدول 4.14: پاکستان کے جاری کردہ یورو بانڈز

مقدار ملین ڈالر میں؛ شرح فیصد میں

مدت	مقدار	شرح
	مالی سال 21ء	
5 سالہ	1,000	6.0
10 سالہ	1,000	7.38
30 سالہ	500	8.88
	مالی سال 22ء	
5 سالہ	300	5.87
10 سالہ	400	7.12
30 سالہ	300	8.45

ماخذ: وزارت خزانہ

یورو بانڈ کا اجرا م س 21ء کی نسبت بہتر شرحوں پر ہوا

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے مختلف مدّات کے یورو بانڈ جاری کر کے 1.0 ارب ڈالر اکٹھے کیے۔ مارچ 2021ء میں جب پاکستان تین سال بعد بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں دوبارہ داخل ہوا تو پروگرام پر مبنی طرز عمل اختیار کرتے ہوئے گلوبل میڈیم ٹرم نوٹ پروگرام کی رجسٹریشن حاصل کی، جس کے توسط سے اِسے باقاعدگی سے اور مختصر نوٹس پر منڈی سے استفادے کی سہولت ملی۔ عالمی منڈی میں سیالیت کی خاطر خواہ دستیابی، بین الاقوامی سودی شرحوں میں موافق رجحان اور اکتوبر 2021ء میں صکوک کی عرصیت کی تکمیل پر 1.0 ارب ڈالر کے واجبات کی واپسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، اِن بانڈز کے اجرا کا وقت مناسب تھا۔ مزید بر آں، بہتر معاشی کارکردگی کے باعث پاکستان کو مارچ 2021ء کے مقابلے میں قدرے پست شرحیں ملیں (**جدول 4.14**)۔

نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی آمد جاری رہی

زیرِ جائزہ مدت کے دوران نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں 0.3 ارب ڈالر کی رقوم آئیں۔[36] اس اضافی سرمایہ کاری کے ساتھ ستمبر 2021ء کے اختتام تک سرکاری قرضوں میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس کا حصہ 1.1 ارب ڈالر تک جا پہنچا (**شکل 4.24**)۔ ان رقوم سے نہ صرف زرمبادلہ کے ذخائر کو سہارا ملا ہے بلکہ بیرونی قرضے کا خاکۂ عرصیت بھی بہتر ہوا ہے۔ دوسری جانب زیرِ جائزہ مدت میں مقامی حکومت کے تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری میں سے 100 ملین ڈالر (قلیل و طویل مدت دونوں) کی رقوم کا انخلا ہوا۔

شکل 4.24: غیر مقیم پاکستانیوں کی جانب سے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی مجموعی آمد

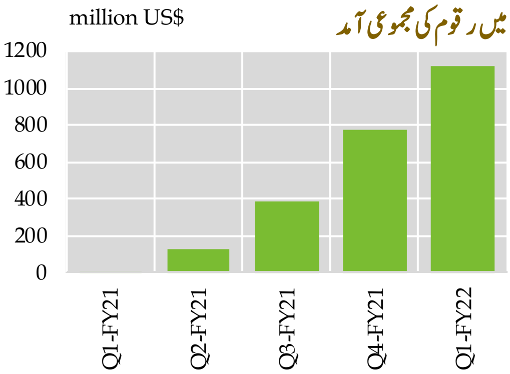

Source: State Bank of Pakistan

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریوں میں بہتری آئی

سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ کے آمدنی میں خاطر خواہ اضافے اور زرمبادلہ کے ذخائر مسلسل بڑھنے سے ادائیگی قرض کی صورتِ حال اور بیرونی قرضے کی سیالیت میں بہتری آئی۔ زیرالتوا قرضوں کی ادائیگی کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس

[36] یہ اعداد و شمار صرف غیر مقیم افراد کی سرمایہ کاری کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے مقیم افراد کی سرمایہ کاری ملکی قرضے کے زمرے میں درج کی گئی ہے۔

شکل 4.25الف: مجموعی قرضے کے فیصد کے طور پر قلیل مدتی قرضے

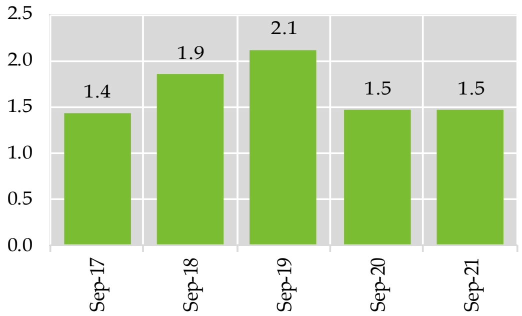

شکل 4.25ب: اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے فیصد کے طور پر قلیل مدتی قرضے

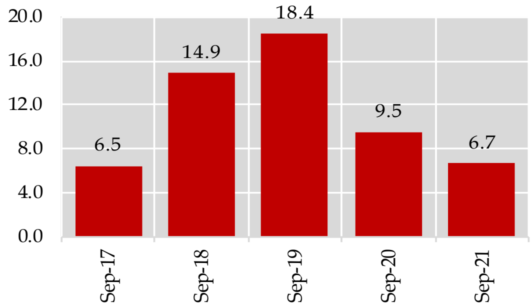

شکل 4.25ج: مبادلہ آمدنی کے فیصد کے طور پر بیرونی قرضے کی واپسی

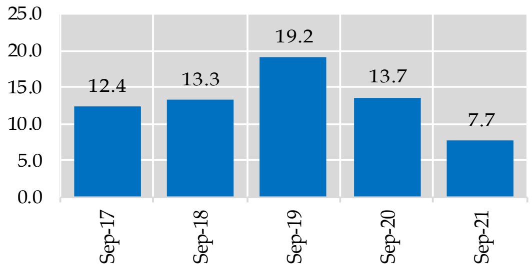

* EDS external debt servicing; FEE foreign exchange earnings

شکل 4.25د: برآمدی آمدنی کے فیصد کے طور پر بیرونی قرضے کی واپسی

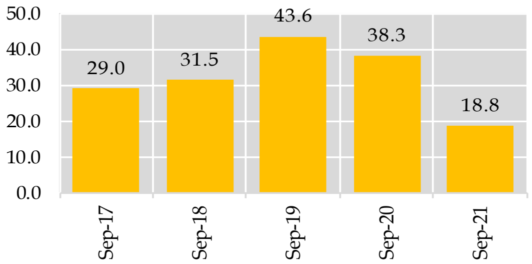

* EDS external debt servicing;

Source: State Bank of Pakistan

آئی) کے تحت ملنے والی سہولت سے مزید سہارا ہوا۔[37] بالخصوص، زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر قلیل مدتی سرکاری قرضوں کا بوجھ 9.5 فیصد سے کم ہو کر 6.7 فیصد رہ گیا۔ اسی طرح حکومت کی ادائیگی ٔ قرض کی استعداد میں بہتری آئی، جو بیرونی قرضے کی واپسی تا برآمدی آمدنی کے تناسب سے عیاں ہے (**شکل 4.25**)۔[38]

سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی

م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی (ماسوائے واجبات) دھیمی ہو کر 1.4 ارب ڈالر رہ گئی جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.0 ارب ڈالر تھی[39] (**شکل 4.26**)۔ سہ ماہی میں یہ کمی ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرضوں کی ادائیگی پر ملنے والی سہولت اور پست عالمی نشانیہ شرح سود (لائبور) کے باعث ہوئی۔ پہلی سہ ماہی میں پاکستان کو ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرضوں پر 0.6 ارب ڈالر (اصل رقم 0.4 ارب ڈالر اور سودی ادائیگیاں 0.2 ارب ڈالر) کا ریلیف ملا، جس سے قرضوں کی واپسی کے حجم پر قابو پانے میں مدد ملی۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی ملک کو ڈی ایس ایس آئی سے فائدہ پہنچا تھا، تاہم ریلیف کا حجم پست تھا (اصل رقم 0.2 ارب ڈالر اور سودی ادائیگیاں 0.1 ارب ڈالر)۔

[37] ڈی ایس ایس آئی کے اثر کو منہا کر کے بھی آخر ستمبر 2021ء میں بیرونی قرضوں کی واپسی تا زرمبادلہ کی آمدنی کا تناسب 11.1 فیصد رہا، جو آخر ستمبر 2020ء میں 15.7 فیصد تھا۔

[38] م س 11ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے پہلی مرتبہ بیرونی قرضوں کی واپسی تا زرمبادلہ کی آمدنی کا تناسب پست ترین شرح تک بہتر ہوا ہے۔ م س 11ء کی چوتھی سہ ماہی میں سہ ماہی وار لحاظ سے برآمدی آمدنی کا حجم بلند ترین رہا تھا، جو اس تناسب کی بہتری کی وجہ بنا۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سہ ماہی وار لحاظ سے دوسری سب سے زیادہ برآمدی آمدنی کے ہمراہ بیرونی قرضے کی واپسی میں کمی اس بہتری کی وجہ بنی۔

[39] اس میں صرف سرکاری قرضے کے حوالے سے اصل رقم، طویل و قلیل مدتی دونوں، مع سودی ادائیگیاں شامل ہیں۔

شکل 4.26: سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی

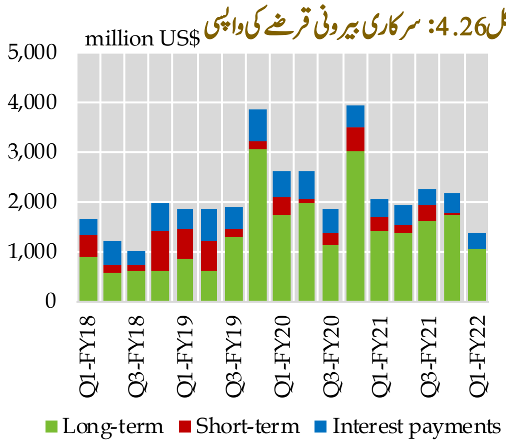

Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، چونکہ زیادہ تر کمرشل بینکوں نے اپنی نشانیہ شرحیں لائبور سے منسلک کرلی تھیں، اس لیے سہ ماہی کے دوران لائبور میں کمی نے بھی بیرونی قرضے کی واپسی کو محدود رکھا۔ اوسطاً، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں سہ ماہی وار لائبور کی شرح تقریباً 0.25 فیصد تھی، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہو کر 0.13 فیصد رہ گئی۔